انسائیکلوپیڈیا

فقہِ حضرت عثمانؓ

ڈاکٹر محمد رفیق [illegible]

ظہیر [illegible]

ادارہ معارفِ اسلامیہ
منصورہ لاہور

ھ۔ ٹھنڈک حاصل کرنے یا صفائی کے لئے غسل کرنا.

ایسے غسل کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے. چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس مقصد کے لئے روزانہ ایک بار غسل فرمایا کرتے تھے۔ (۹)

و) میت کو غسل دینا.

اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ مسلمان جب مر جائے تو اسے غسل دینا واجب ہے. البتہ شہید کو غسل نہیں دیا جاتا۔ (ملاحظہ ہو مادہ. موت ، ۲)

۲۔ غسل کے اعمال:

غسل میں ضروری ہے کہ بدن کے تمام ظاہری حصے پر پانی بہایا جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منہ کے اندرونی حصے کو بھی بدن کے ظاہری حصے میں شامل سمجھتے تھے اور اس اعتبار سے اس کا دھونا ضروری سمجھتے تھے۔ اس لئے جب وہ غسل جنابت کرتے تو تین بار اپنے منہ کو اپنی انگلیوں سے مل مل کر کلی کرتے (۱۰) یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا یہ فعل محض نظافت کے نقطۂ نظر سے ہو۔

اور جب وہ اپنا غسل مکمل کر لیتے. تو وہ اس جگہ سے جہاں نہانے کا پانی جمع ہو جاتا. باہر نکلتے پھر اپنے پاؤں دھوتے. اس طرح وہ اس گندگی کو دھو دیتے جو غسل کے پانی سے ان کے پیروں پر لگ جاتی۔

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک روایت میں تو یہ کہا گیا ہے کہ جب وہ غسل جنابت کرتے تو غسل کی جگہ سے باہر نکلنے کے بعد وہ اپنے پاؤں کے تلووں کو دھوتے۔ (۱۱)

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ غسل کے بعد غسل کی جگہ سے الگ نکل کر جاتے اور پھر اپنے پاؤں دھوتے۔ (۱۲)

غناء. (گانا)

۱ تعریف.

غناء سے مراد خوش الحانی کے ساتھ کلمات ادا کرنا ہے۔

۲ غناء کا جواز وعدم جواز.

اگر غناء کے ساتھ کوئی حرام چیز شامل نہ ہو تو اس کا سننا جائز ہے۔ (۱۳) چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مہاجر صحابہ حرام میں سے کوئی ایسا نہیں تھے میں نے ترنم کے ساتھ پڑھتے نہ سنا ہو۔ (۱۴)

غنیمت:

۱ تعریف:

غنیمت سے مراد وہ اموال ہیں. جو مسلمان جنگ کے ذریعے حربی کفار سے زبردستی حاصل کرتے ہیں۔

۲ مال غنیمت میں سے انعامات وغیرہ دینا:

اسلامی حکومت کے سربراہ کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے بعض ایسے حضرات کے لئے جنہوں نے جنگ میں خصوصی کارنامے انجام دیئے ہوں. تشجیع اور انعام کے طور پر کچھ زیادہ حصہ مختص کر دے. چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن سعد بن ابی السرح سے فرمایا تھا کہ وہ افریقی ممالک پر حملہ کریں اور پھر اگر وہ ان ممالک کو فتح کر لیں تو انہیں خمس کا پانچواں حصہ انعام کے طور پر دیا جائے گا. پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں افریقی ممالک کو فتح کرنے میں کامیابی عطا فرمائی. تو انہوں نے خمس میں سے پانچواں حصہ تو خود لے لیا اور باقیماندہ چار حصے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیئے. جب کہ مال غنیمت کے باقیماندہ چار حصے اسلامی لشکر میں تقسیم کر دیئے (۱۵)

اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک خمس میں سے انعام کے طور پر ادائیگی صرف پانچویں حصے تک جائز تھی. اس لئے کہ جہاں تک خمس کے باقیماندہ چار حصوں کا تعلق ہے. تو ان کی طے شدہ مدات ہیں اور باقاعدہ حقدار موجود ہیں جن کے حقوق کو نظر انداز کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے. واللہ اعلم.

۳ مال غنیمت کی تقسیم:

مال غنیمت کی تقسیم کرنے سے پہلے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا. ان میں سے ایک حصہ تو خمس کے طور پر حکومت کو دیا جائے گا تاکہ وہ اس رقم کو اس کی مخصوص مدات میں خرچ کرے اور باقیماندہ چار حصے لڑنے والی فوج کے سپاہیوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

الف خمس کے مصارف:

جب خمس حکومت کے پاس پہنچ جائے. تو حکومت اس میں سے کچھ حصہ ایسے لوگوں کو جنہیں وہ مناسب سمجھتی ہو بطور انعام یا عطیہ دے سکتی ہے جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے

عبداللہ بن سعد بن ابی السرح کو خمس کا پانچواں حصہ بطور انعام دیا تھا۔
انعام کے طور پر دینے کے بعد خمس میں سے جو مال باقی بچ جاتا تھا اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تین حصوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ ایک حصہ یتیموں کے لئے ہوتا تھا۔ ایک مساکین کے لئے اور ایک مسافروں کے لئے (۱۶)
یہاں یہ ملحوظ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خمس کے مصارف مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں بیان فرمائے ہیں:

وَاعْلَمُوٓا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

اور تمہیں معلوم ہو کہ جو کچھ مال غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔ (الانفال ۴۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خمس کو انہی مدات میں خرچ فرماتے تھے جن کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہوا ہے۔ چنانچہ ایک حصہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اور اپنے اہل خانہ کی ضروریات اوقات کے لئے خود لے لیا کرتے تھے اور اس میں سے بھی جو بچ جاتا تھا فقراء و مساکین کو دے دیتے تھے۔

اعزا و اقارب کے حصے میں سے وہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب میں تقسیم فرماتے تھے البتہ اس میں سے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دیا کرتے تھے۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز و اقارب کے حصے ساقط فرما دیئے۔ جہاں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کے ساقط کرنے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ تو آپ کی وفات تھی اور جہاں تک آپ کے رشتہ داروں کا تعلق ہے تو انہیں چونکہ یہ حصہ آپ کی قرابت اور معاونت کی وجہ سے دیا جاتا تھا چنانچہ جب آپ کی وفات سے باعث ان کی طرف سے معاونت کا یہ سلسلہ ختم ہو گیا تو ان کا یہ حصہ بھی ساقط ہو گیا رہے ان کے فقراء و مساکین تو وہ دوسرے مسلمانوں کے فقراء و مساکین کی طرح بیت المال میں سے اپنا حصہ پائیں گے۔ باقی جہاں تک خمس کا تعلق ہے تو اسے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ایک حصہ یتیموں کے لئے مختص کیا گیا ایک فقراء و مساکین کے

Marfat.com

لئے، اور ایک مسافروں کے لئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی خمس کی تقسیم کا یہی طریقہ کار رہا، اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انہی دونوں حضرات کے طرز عمل کو اپنایا۔ (۱۷)

لیکن ابو عبیدؒ کتاب الاموال میں اور امام احمدؒ مسند میں جبیر بن مطعم کی یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خمس میں بنی ہاشم اور بنی مطلب کو تو حصہ دیا کرتے تھے، لیکن بنی عبدالشمس اور بنی نوفل کو کچھ نہ دیتے تھے۔ جہاں تک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ خمس کی باقی تقسیم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہی کرتے تھے، البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقارب کو نبی کریمؐ کی طرح پورا حصہ نہیں دیا کرتے تھے (۱۸)، بلکہ اس مال کا بیشتر حصہ دوسری مدات میں خرچ کرتے تھے اور اس میں سے جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لینے والوں کے لئے سواری کا انتظام کرتے تھے، اس لئے کہ اہل ایمان کو اس دور میں اس کی بڑی شدید حاجت تھی، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا، اور مسلمانوں پر دنیاوی خوشحالی کا دور آیا، تو انہوں نے بیت المال میں اموال کی کثرت ہو جانے کی وجہ سے اس میں سے عامۃ المسلمین کو زیادہ سے زیادہ دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے ان کے وظائف و عطیات کی مقدار بڑھا دی اور جہاں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقارب کا تعلق ہے تو ان کا وہ پہلے سے زیادہ اکرام و احترام کرتے تھے، اور اس لئے انہیں خمس میں سے کچھ زیادہ حصہ دیا کرتے تھے، جس کی وجہ سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ انہوں نے خمس میں نبی کریمؐ کے اعزہ و اقارب کا حصہ دوبارہ بحال کر دیا تھا، حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم

ب۔ مال غنیمت کے باقی ۵/۴ حصوں کی تقسیم:

۱۔ انعام و وظائف دینے اور خمس نکالنے کے بعد باقی مال غنیمت، لڑائی میں حصہ لینے والے مجاہدین کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا تھا، اور اس حصہ کے مستحق جہاد میں حصہ لینے والے وہ تمام لوگ ہوتے تھے خواہ وہ ابتدا سے لڑائی میں شریک چلے آ رہے ہوں، یا بعد میں دوران معرکہ میں کمک کے طور پر شریک ہوئے ہوں، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آربینیا کی جنگ کے موقع پر ان لوگوں کو بھی مال غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا جو بعد میں کمک کے طور پر مجاہدین کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔ اور ارشاد

فرمایا کہ مال غنیمت میں سے لڑائی میں حصہ لینے والے ہر شخص کو حصہ ملے گا۔ (۱۹)

اسی طرح لڑائی میں حصہ لینے والے مجاہدین کے اس حصے میں سے ایسے افراد کو بھی حصہ ملے گا جو امیر المومنین یا سپہ سالار لشکر کی طرف سے تفویض کردہ کسی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے لڑائی میں شرکت سے رہ گئے ہوں. چنانچہ حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں اس لئے شریک نہیں ہو سکے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی زوجہ کی جو نبی کریمؐ کی صاحب زادی تھیں. تیمار داری اور دیکھ بھال کے لئے مامور فرمایا تھا (۲۰)

۲۔ لیکن اگر لڑائی میں کوئی ایسا شخص بھی مجاہدین کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے جو جہاد میں حصہ لینے کا اہل نہیں ہے. مثلاً کوئی غیر مسلم یا کوئی خاتون تو اسے غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا. البتہ اسے تھوڑا بہت مال عطیئے کے طور پر دے دیا جائے گا. چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے ساتھ کچھ یہودیوں نے بھی لڑائی میں حصہ لیا تھا۔ جنہیں انہوں نے مال غنیمت میں سے تھوڑا بہت عطیہ دے دیا تھا۔ اور اس [illegible] علم کی حد تک صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے بھی ان سے اختلاف نہیں کیا تھا (۲۱)

۳۔ مجاہدین کی طرح جہاد میں حصہ لینے والے گھوڑوں کے لئے بھی مال غنیمت میں سے باقاعدہ حصہ مختص کیا جائے گا اور اس سلسلے میں اسلامی حکومت کے [illegible] جائز ہے کہ وہ مختلف قسم کے گھوڑوں کے لئے مال غنیمت میں سے [illegible] کرتے ہوئے ان کی خاصیتوں کے مطابق کمی بیشی سے [illegible] عمر رضی اللہ عنہ نے خالص عربی نسل کے تیز رو گھوڑوں اور ملوط عربی نسل سے [illegible] گھوڑوں کے لئے مال غنیمت میں سے حصہ مختص کرتے وقت یا تھا۔ انہوں نے عربی نسل کے تیز رو گھوڑوں کے لئے دو حصے مقرر کئے تھے اور دوسرے ملوط عربی نسل سست رو گھوڑوں کے لئے ایک حصہ۔ ہم [illegible] موضوع پر تفصیل سے گفتگو کر چکے ہیں۔ اور ہمارے علم کی حد تک اس [illegible] حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں صحابہؓ نے اختلاف نہیں کیا تھا (۲۲)

غیاب: (غیر موجود ہونا، غائب ہونا)

۱۔ ایک غائب شخص کے خلاف فیصلہ دینا:

اس سلسلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے موقف کے بارے میں صحیح روایت یہی ہے کہ وہ عدالت سے غیر حاضر شخص کیخلاف ثبوت بہم پہنچنے کی صورت میں فیصلہ دینے کو صحیح سمجھتے تھے (۲۳) (ملاحظہ ہو مادہ: قضاء / ۴)

۲۔ شوہر کے غائب ہو جانے کی بنا پر تفریق:

اگر شوہر طویل مدت تک غائب رہے اور اس کی کہیں خبر ہی نہ ملے اور یہ بھی نہ معلوم ہونے پائے کہ آیا وہ زندہ ہے یا مر گیا، تو ایسی صورت میں اس کی بیوی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ علیحدگی کے لئے دعویٰ دائر کرے، ایسی صورت میں عدالت اس کے لئے ایک مدت کا تعین کرے گی جس کے خاتمے کے بعد قاضی ان دونوں کے مابین تفریق کر دے گا. اس کے بعد وہ خاتون اپنی عدت گزارے گی جس کے بعد اس سے دوسرے شخص کا نکاح کرنا جائز ہو گا۔ اور اگر اس کی دوسری شادی کے بعد اس کا پہلا شوہر واپس آ جاتا ہے تو اسے دو میں سے ایک بات کا اختیار دیا جائے گا کہ وہ چاہے تو اپنی اس بیوی کو واپس لے لے اور چاہے تو اس سے مہر کی وہ رقم واپس لے لے جو اس نے اسے دی تھی (ملاحظہ ہو مادہ: مفقود)

۳۔ غیر موجود مال تجارت کی خرید و فروخت:

(ملاحظہ ہو مادہ: بیع / ۲ الف)

Marfat.com

فٹ نوٹ حرف "الغین"

غ

(۱) ملاحظہ ہو المغنی ... ص ۲۰۲

(۲) ملاحظہ ہو المغنی ... ص ۲۰۳

(۳) ملاحظہ ہو المحلی ... ص ۴

(۴) مصنف عبدالرزاق ... ص ۲۴۵، موطاء امام مالک ... ص ۱۷، سنن بیہقی ... ص ۴

(۵) مصنف ابن ابی شیبہ ... ص ۱۴ ب

(۶) ملاحظہ ہو المحلی ... ص ۴ ... ص ۱۹۸، المجموع ... ص ۱۴۵، کشف الغمہ ... ص ۵۲

(۷) ملاحظہ ہو صحیح البخاری ... کتاب الوضو ... باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین وصحیح مسلم ... کتاب الحیض ... باب ... الماء، مصنف ابن ابی شیبہ ... ص ۱۵، سبل السلام ... ص ۸۴

(۸) ملاحظہ ہو صحیح البخاری ... کتاب الجمعہ باب فضل الجمعہ وصحیح مسلم ... کتاب الجمعہ ... ص ۱۹۱، سنن ... باب الطہارت (حدیث نمبر ۳۴۰) سنن الترمذی ... کتاب الصلوٰۃ ... باب الاغتسال یوم الجمعہ ... ص ۱۱۹، ... ص ۲۲۲ المحلی ... ص ۹، مصنف ابن ابی شیبہ ... ص ۵۷

(۹) ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ ... ص ۳۱ ب

(۱۰) ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ ... ص ۱۱

(۱۱) ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ ... ص ۱۲

(۱۲) مصنف عبدالرزاق ... ص ۲۶۲

(۱۳) ملاحظہ ہو مصنف عبدالرزاق ... ص ۶

(۱۴) یہاں مصنف نے جس مسئلے کو اجمالی طور پر بیان کیا ہے ... فقہاء نے اسے تفصیل سے بیان کیا ہے ... کا ذکر کیا ہے جن میں گناہ کو حرام قرار دیا گیا ہے یہ صورتیں ... شامل ہیں

(ایسے اشعار یا کلام کا گانا جو فحش ہوں یا جن سے فحش خواہشات کو تحریک ملتی ہو یا جن میں ...

...

ایسے اشعار یا کلام کا گانا جن سے فحش و بے حیائی کی ترغیب ملتی ہو۔

عورتوں کا گانا مردوں سے لئے اور مردوں کا گانا عورتوں سے لئے

Marfat.com

فساق وفجار کا گانا بجانا (ملاحظہ ہو موسوعہ فقہ عمرؓ . مادہ . غناء / ۲)

(۱۵) ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ ۔ ، ص ۱۵۱

(۱۶) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ۔ ، ص ۱۲۵

(۱۷) ملاحظہ ہو موسوعہ فقہ عمر بن الخطاب . مادہ . غنیمۃ / ۲ ب ۲)

(۱۸) ملاحظہ ہو کتاب الاموال ص ۳۳۱ . مسند الامام احمد ۔ ، ص ۸۱ . المحلی ۔ ، ص ۳۲۸ . المغنی (۱) ص ۴۰۷ . سنن ابی داؤد کتاب الامارۃ . سنن النسائی کتاب الفئ

(۱۹) ملاحظہ ہو المغنی (۱) ص ۴۱۹

(۲۰) ملاحظہ ہو المغنی (۱) ص ۴۲۱ . اور سیرت ابن ہشام غزوۂ بدر

(۲۱) ملاحظہ ہو المحلی ۔ ، ص ۳۳۴

(۲۲) ملاحظہ ہو موسوعہ فقہ عمر بن الخطابؓ . مادہ . غنیمۃ / ۲ ب ۳ ب)

(۲۳) ملاحظہ ہو المحلی (۵) ص ۳۶۹

حرف الفاء

ـــــ ف ـــــ

الفتح علی الامام فی الصلاۃ (نماز میں امام کو لقمہ دینا)

اگر نمازی کو قراءت میں التباس پیدا ہو جائے یا غلطی لگ جائے اور پھر کسی اور نے اسے لقمہ دے دیا تو یہ جائز ہے. خواہ لقمہ دینے والا شخص اس شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو یا نہیں۔ (ملاحظہ ہو مادہ صلاۃ/۹)

فجر (صبح)

... فجر کی نماز کا وقت (ملاحظہ ہو مادہ : صلاۃ ۶ الف)

... فجر کی نماز میں پڑھی جانے والی سورتیں (مادہ : صلاۃ ۷ د ۳)

... فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا (ملاحظہ ہو مادہ : صلاۃ ۷ د)

فجر کی نماز کے بعد نماز (مادہ صلاۃ ۶ د)

طلوع فجر کے ساتھ روزہ شروع ہو جانا (دیکھئے مادہ صیام)

فداء (فدیہ)

۱ تعریف:

فداء اس بدل کو کہتے ہیں جو کسی نقصان دہ بات کو دور کرنے کی خاطر کسی چیز سے قربان کیا جائے۔

۲ باپ کا اپنی ایسی اولاد کا فدیہ ادا کرنا جو اس کی ایسی بیوی سے ہو جس پر کسی دوسرے کا حق ملکیت ہو جبکہ اس نے اس سے لاعلمی میں نکاح کر لیا ہو (ملاحظہ ہو مادہ استحقاق ۲ ب)

قتل عمد میں اولیاء مقتول اگر قاتل سے قصاص کی بجائے دیت لینے پر راضی ہو جائیں تو دیت کی ادائیگی کے ذریعے اس کا فدیہ ادا کرنا (مادہ : جنایہ ۳ ب)

مال کے ذریعے قیدیوں کا فدیہ ادا کرنا (مادہ اسیر ۳ ب)

فرائض (ترکے میں ورثاء کے حصے)

(ملاحظہ ہو مادہ وارث)

فسق (فَسق)

کبیرہ گناہوں کے ارتکاب یا صغیرہ گناہوں پر اصرار کا نام فسق ہے۔ فاسق کی گواہی (ملاحظہ ہو مادہ: شہادۃ/ ۲ ج)

فضہ (چاندی)

- چاندی کی زکوٰۃ (ملاحظہ ہو مادہ: زکوٰۃ/ ۳ الف)
- چاندی کی صورت میں دیت کی مقدار (ملاحظہ ہو مادہ: جنایہ/ ۴ ب، ۲ الف)

مردوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی پہننے کا جواز (مادہ: تختم)

فقر (تنگ دستی)

اشیائے ضرورت کا مہیا نہ ہونا فقر کہلاتا ہے

فقر کی بنا پر زکوٰۃ کا استحقاق (ملاحظہ ہو مادہ: زکوٰۃ/ ۷)

مال غنیمت کے پانچویں حصے میں فقراء کا حصہ (ملاحظہ ہو مادہ: غنیمہ / ۳ الف)

فلس (افلاس۔ دیوالیہ ہونا)

۱۔ تعریف:

فلس یہ ہے کہ کسی شخص کے ذمے قرض ہو لیکن اس کے پاس اس قرض کی ادائیگی کا کوئی ذریعہ موجود نہ ہو اور اس کے اخراجات آمدنی سے زائد ہوں

۲۔ فلس کے احکامات:

کسی شخص کی مفلسی یا دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا اور اس کے مالی معاملات پر پابندی لگا دی جائے گی۔ پھر اس کے اثاثوں کی جانچ پڑتال کر کے اس کے قرض خواہوں کو جمع کر لیا جائے گا۔ جس قرض خواہ نے پابندی لگنے سے پہلے قرض کا کوئی حصہ وصول کر لیا ہو گا، تو وصول شدہ رقم اس کی ہو جائے گی۔ اس میں اس کے سوا اور کوئی شریک نہیں ہو گا، لیکن اس کے قرض کا باقیماندہ حصہ دوسرے قرض خواہوں کے حصوں کے ساتھ مقرر کیا جائے گا۔

جس شخص کا فروخت شدہ سامان اپنی اصلی حالت میں مفلس کے پاس موجود ہو گا وہ بیع فسخ کر کے اپنا سامان واپس لے لیگا (۱)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام مفلس قرار دے دیا گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس

Marfat.com

اس کا مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے فیصلہ دیا کہ افلاس کے ظہور سے پہلے جس شخص نے اس سے اپنا حق وصول کر لیا وہ اس کا ہے نیز جس شخص کو اپنا کوئی سامان اس کے پاس مل گیا وہ اس سے لے لیگا (۲) مفلس کے تمام مال و متاع کا حساب لگا کر اسے قرضوں کی نسبت سے حصہ رسدی قرض خواہوں پر تقسیم کر دیا جائے گا (ملاحظہ ہو مادہ: حجر/۲ ج)

Marfat.com

فٹ نوٹ (ف)

(۱) المغنی جلد ۴ ص ۴۰۹

(۲) سنن بیہقی جلد ۶ ص ۴۶ ا المحلی ج ۸ ص ۱۷۶

Marfat.com

حرف القاف

ق

قرابہ (رشتہ داری)

ـــ رشتہ داری کی بنا پر ایک دوسرے کا وارث ہونا (ملاحظہ ہو مادہ ارث / ۲ الف)

ـــ مخصوص رشتہ داروں کے مابین نکاح کی ممانعت (دیکھئے لفظ نکاح، فقرہ ۳۔ ب)

مال غنیمت کے پانچویں حصے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے حصص (ملاحظہ ہو مادہ غنیمہ / ۳ الف)

قبر (قبر)

۱۔ تعریف:

میت کے دفن ہونے کی جگہ کو قبر کہتے ہیں۔

۲۔ قبر کو زمین کے برابر کر دینا:

قبروں کے متعلق مسنون طریقہ یہ ہے کہ انہیں زمین کے برابر کر دیا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم دیا تھا۔ تاہم زمین کی سطح سے قدرے اونچی رکھنے کی اجازت دے دی تھی۔ ایک دن [illegible] عثمان رضی اللہ عنہ اپنے رفقاء کے ہمراہ کسی جگہ سے گزر رہے تھے۔ راستے میں [illegible] گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے زمین کے برابر کر دینے کا حکم دیا (۱)

۳۔ زیارت قبور

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مردوں کو قبروں کی زیارت کی اجازت دے دی تھی اس لئے [illegible] عبرت کا بڑا سامان ہوتا ہے۔ خود آپ جب بھی کسی قبر پر جا کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی۔ آپ سے کہا جاتا کہ جنت، دوزخ کی یاد سے تو آپ کو رونا نہیں آتا لیکن قبر [illegible] اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ فرماتے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ بات سنی ہے۔ "قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ جو شخص اس منزل سے نجات پا گیا تو اس کے لئے اگلی منزلیں اور زیادہ آسان ہو جائیں گی اور جو شخص اس منزل سے نجات نہ پا سکا تو اگلی منزلیں اس کے لئے اور زیادہ مشکل ہو جائیں گی" (۲)

Marfat.com

۴ قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا.

ابن حزم کا قول ہے: ''صحابہ کرام کے درمیان اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ کسی قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے'' (۳) ابن حزم کی اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

قبض (قبضہ کرنا)

کسی چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے فروخت کر دینا (ملاحظہ ہو مادہ: بیع/ ۱ الف)

تبرعات. یعنی صدقہ و خیرات اور نیکی و احسان کے طور پر دی جانے والی چیزوں میں عقد کی تکمیل کے لئے قبضہ کی شرط (ملاحظہ ہو مادہ: تبرع/ ۳. مادہ: ہبہ/ ۳ اور مادہ: صدقہ/ ۳)

قبلہ (بوسہ)

روزہ دار کے بوسے کا حکم (ملاحظہ ہو مادہ: صیام/ ۴)

قتل (قتل کرنا)

روح نکال دینے کا نام قتل ہے۔

قاتل کی توبہ (مادہ: توبہ/ ۲)

ارتداد کی صورت میں سزا کے طور پر قتل کر دینا (ملاحظہ ہو مادہ: ردہ/ ۲) نیز

محصن کو زنا کی بنا پر قتل کر دینا (ملاحظہ ہو مادہ: زنا/ ۴)

کسی کو تعزیراً قتل کر دینا (مادہ تعزیر/ ۴)

کسی کو قصاص میں قتل کر دینا (ملاحظہ ہو مادہ: جنایہ/ ۴ الف)

قتل کا عمل مانع وراثت ہے (ملاحظہ ہو مادہ: ارث/ ۳ د ۳)

قتل کی قسمیں اور ان میں واجب ہونے والی سزائیں (ملاحظہ ہو مادہ: جنایہ/ ۲)

حملہ آور اور جارحیت پر آمادہ شخص یا جانور کو قتل کر دینا (ملاحظہ ہو مادہ: جنایہ/ ۳ ب، ۲ ب)

قیدی کو قتل کر دینا (ملاحظہ ہو مادہ: اسر/ ۳ الف)

لواطت کے مرتکب کو قتل کر دینا (ملاحظہ ہو مادہ: لواطت/ ۲)

قذف (تہمت لگانا، گالی دینا)

۱. تعریف:

کسی پر کھلے الفاظ میں یا ضمناً زنا کاری کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں

Marfat.com

۲۔ **قذف کے الفاظ.**

الف کسی شخص کو یہ کہنا کہ "تو زانی ہے" قذف کے الفاظ میں شمار ہوتا ہے. اسی طرح کسی شخص سے اس کے باپ کے سلسلہ نسب کی نفی کر دینا بھی اس میں شامل ہے۔ مثلاً یوں کہنا "تو اپنے باپ کا نہیں" اس لئے کہ اس فقرے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کی ماں نے زنا کیا ہے اور یہ اس زنا کی پیداوار ہے۔ تعریض بھی قذف کے الفاظ میں شامل ہے جس میں یہ ہوتا ہے کہ متکلم اپنے کلام سے ایک مخصوص معنی مراد لیتا ہے جسے سامع سمجھ جاتا ہے. اگرچہ اس میں متکلم کی طرف سے اس معنی کی کوئی صراحت نہیں ہوتی۔ حضرت عثمان تعریضاً زنا کی تہمت لگانے پر حد قذف جاری کر دیتے تھے۔ ایک شخص نے دوسرے کو مخاطب کر کے کہا: "یا ابن شامۃ الوز" اے گندگی سونگھنے والی کی اولاد. یہ کہہ کر وہ اس کی ماں پر تعریض کے طور پر زنا کی تہمت لگا رہا تھا۔ دوسرے شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس پر دعویٰ دائر کر دیا. جس پر اس شخص نے کہا کہ اس فقرے سے میری مراد یہ نہ تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم پر اسے حد قذف لگائی گئی اور آپ نے معنی مراد سے متعلق اس شخص کی وضاحت قبول نہیں کی (۰)

ب زنا کے متعلق گواہی میں اگر گواہوں کی تعداد پوری چار نہ ہو تو گواہی دینے والوں کو قذف قرار دیا جائے گا۔ حضرت عمر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے خلاف زنا کی گواہی دینے والے تین گواہوں کو جب کہ چوتھے گواہ زیاد بن ابیہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا تھا قذف کے الزام میں کوڑے لگائے تھے۔ اس لئے کہ گواہی کا نصاب پورا نہ ہونے کی وجہ سے تین گواہوں کی گواہی قذف تھی۔ یہ واقعہ صحابہ کرام کے سامنے پیش آیا تھا اور کسی نے اس پر نکیر نہیں کی تھی (۵)

ج جو گواہی کی بنا پر حد قذف جاری نہیں ہو سکتی لیکن اس میں جھوٹ بولنے والے کو تعزیری سزا دی جائے گی (ملتے ماوردی)

۳ القاذف (تہمت لگانے والا)

قاذف کو حد قذف لگنے کی شرط یہ ہے کہ مقذوف (یعنی جس پر تہمت لگائی گئی ہو) اس سے محصن ہو۔ ارشاد باری ہے (والذین یرمون المحصنات ۔ سورۃ النور آیت ۴) احصان سے مراد یہ ہے کہ عاقل، بالغ، آزاد اور مسلمان ہو۔ نیز زنا سے اس کا دامن پاک ہو۔ اس قاعدے سے مل کی ہوئی

Marfat.com

مستثنیٰ نہیں۔ صرف ایک صورت ایسی ہے جس میں اگر کوئی شخص کسی کی کافرماں پر اس شخص کو "زنا کار عورت کے بیٹے" کہہ کر تہمت لگادے تو ایسے شخص پر صرف حرمت مسلم کی بنا پر حد قذف جاری کی جائے گی۔ عبدالرزاق نے اپنی سند سے یہ روایت کی ہے کہ "حضرت ابو بکرؓ اور آپ کے بعد آنے والے خلفاء اس شخص کو حد قذف میں کوڑے لگاتے تھے جو کسی شخص کی ماں کو زانیہ کہہ کر پکارتا. خواہ وہ یہودی ہوتی یا عیسائی. یہ کوڑے حرمت مسلم کی بنا پر لگائے جاتے تھے (۶)

۴ قذف کی سزا

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں حد قذف کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہے

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ پیش نہیں کرتے انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ یہ لوگ فاسق ہیں۔

چونکہ تمام قابل تنصیف حدود کو غلام کے حق میں نصف کر دیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو مادہ: حد/۶) اس لئے غلام کو حد قذف میں چالیس سے زائد کوڑے نہیں لگیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس غلام کو چالیس کوڑے لگاتے تھے جو کسی آزاد پر زنا کی تہمت لگاتا۔ (۷) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے کہا ہے کہ: "ابو بکر صدیقؓ. عمرؓ بن خطاب اور عثمانؓ بن عفان حد قذف میں غلام کو چالیس کوڑے لگاتے تھے. پھر میں نے لوگوں کو اس میں اضافہ کرتے ہوئے دیکھا" (۸) میں (صاحب کتاب) کہتا ہوں کہ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز نے موطاء میں امام مالک کی روایت کے مطابق حد قذف میں غلام کو اسی کوڑے لگائے تھے۔

خلفائے راشدین نے غلام کو چالیس اور آزاد کو اسی کوڑے سورۂ نساء آیت ۲۵ میں اس قول باری کی بنا پر لگائے تھے کہ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ اگر یہ کسی بد کاری کا ارتکاب کریں تو انہیں پاکدامن عورتوں کو ملنے والی سزا کی آدھی سزا ملے گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے غلام کو حد قذف میں چالیس کوڑے لگائے ہوں گے اور بقیہ چالیس کوڑے کسی اور جرم کی بنا پر تعزیرا لگائے ہوں گے. لیکن دیکھنے والے نے یہ سمجھا ہو گا کہ آپ نے حد قذف کے طور پر اسے اسی کوڑے لگائے ہیں۔ واللہ اعلم

قرء (حیض)

حضرت عثمانؓ کے نزدیک قرء سے مراد حیض ہے (۹) (ملاحظہ ہو مادہ: عدۃ/۲ ب ۱)

Marfat.com

___ اگر مطلقہ عورت کو حیض آتا ہو اور وہ حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت کا حساب اقراء یعنی حیض کے ذریعے لگایا جائے گا (ملاحظہ ہو مادہ: عدۃ/۲ ب ۱)

___ جب کسی عورت کے ساتھ ہم بستری کرنے کا حق ایک مرد سے دوسرے مرد کو منتقل ہو جائے گا. یا اس ولد کا آقا مر جائے گا. یا زنا کار عورت توبہ کر لے گی. یا دشمن کی گرفتار شدہ عورت مسلمانوں کے ہاتھ آ جائے گی یا کافر عورت مسلمان ہو کر ہمارے ملک میں ہجرت کر کے آ جائے گی تو ان تمام صورتوں میں اقراء کے حساب سے استبراء رحم ہو گا. بشرطیکہ ان میں سے کوئی حاملہ نہ ہو (دیکھئے مادہ: استبراء)

قرآن (قران مجید)

۱۔ تدوین قرآن اور اس کی اشاعت:

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اہل عراق کے ساتھ آرمینیا اور آذربائی جان کی فتح کے سلسلے میں اہل شام کو جہاد پر بھیجا کرتے تھے۔ آپ کو قرآن کی تلاوت میں ان مختلف اقوام کے اختلاف نے انتہائی فکرمند کر دیا چنانچہ آپ نے حضرت عثمان سے عرض کیا کہ "مسلمانوں میں قراءت قرآن کے سلسلے میں یہود و نصاریٰ جیسے اختلافات پیدا ہونے سے قبل ہی اس کا تدارک کر لیں"۔ یہ سن کر حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کو پیغام بھیجا کہ مجھے وہ تمام اوراق بھیج دیں جن میں قرآن لکھوایا گیا ان تمام کو ایک نسخے کی صورت میں یکجا کر کے ہم انہیں آپ کو واپس کر دیں گے۔ چنانچہ حضرت حفصہ نے وہ تمام اوراق حضرت عثمان کو بھیج دیئے۔ آپ نے حضرت زید بن ثابت، عبداللہ بن الزبیر، سعید بن العاص، حضرت عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو صحائف میں نقل کریں۔ آپ نے قریش سے تعلق رکھنے والے تینوں حضرات کو حکم دیا کہ اس سلسلے میں زید بن ثابت کا اختلاف ہو جائے تو اسے قریش کی زبان میں لکھا جائے کیونکہ قرآن مجید انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ان حضرات نے یہ کام سرانجام دیا۔ جب ان اوراق کو صحائف میں نقل کر لیا گیا تو حضرت عثمان نے یہ اوراق حضرت حفصہ کو واپس کر دیئے اور اپنی قلمرو میں ہر طرف یہ پیغام بھیجا کہ قرآن مجید کا ایک ایک نسخہ تیار کیا جائے اور حکم دیا کہ اس کے علاوہ تمام اوراق یا صحائف (۱۰) جن میں قرآن مجید لکھا ہوا (۱۱) ہیں، جلا دیئے جائیں۔ حضرت عثمان کے اس کارنامے کی بدولت معظم اسلام کے تین بڑے حصوں میں ایک ایک نسخہ اور ایک ایک نسخہ مدینہ منورہ میں رکھا گیا۔ اس کارنامے کی بدولت بعد میں آنے والے نسخوں کو قرآن کے سلسلے میں مستند مانا گیا اور آئندہ اختلاف سے بچ گئے۔

۲ قرآنی نسخوں کی خرید و فروخت (ملاحظہ ہو مادہ: بیع/ا ب)
۳ قرآن میں مقامات سجود (ملاحظہ ہو مادہ: سجود/۲ب ا)
خطبے میں آیت سجدہ کی تلاوت (ملاحظہ ہو مادہ: خطبہ/۷)
۴ سجود تلاوت (ملاحظہ ہو مادہ: سجود/۲ب)
۵ ختم قرآن کے موقع پر مانگی جانے والی دعا
قرآن پاک ختم کرنے کے بعد دعا مانگنا مستحب ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب آخری سورت ''قل اعوذ برب الناس'' کی تلاوت کر لیتے تو دعا مانگتے (۱۲)
۶ نماز میں قراءت قرآن (مادہ: صلاۃ/۷ د، ۱۷)
ایک رات میں پورا قرآن ختم کر لینا (ملاحظہ ہو مادہ: صلاۃ/۱۷)

قراض (مضاربت)

ملاحظہ ہو مادہ: شرکہ

قران (حج قران کرنا)

ایک نیت اور ایک احرام کے ذریعے حج اور عمرہ کی ادائیگی کو قران کہتے ہیں (ملاحظہ ہو مادہ: حج/ ۳ب)

قرض (قرض دینا)

۱ تعریف:
کسی شخص کو نقدی یا غیر نقدی کی صورت میں کوئی ایسی چیز دینا جس کے مثل کا وجود ہو. تاکہ مستقبل میں وہ اسے یہ مثل واپس کر دے. قرض کہلاتا ہے۔
۲ تحریر کے ذریعے قرض کی توثیق
جب کوئی شخص کسی کو مال. یعنی نقد یا جنس قرض پر دے تو اس کے لئے تحریری طور پر اس کی توثیق کرا لینا مستحب ہو گا. تاکہ اس کے ذریعے اس کے حق کو ضیاع سے محفوظ کر لینے کی ضمانت حاصل ہو جائے اور بعد میں اٹھ کھڑے ہونے والے کسی ممکنہ تنازعہ کی جڑ کٹ جائے۔ یہ طریق کار دراصل سورۃ بقرہ آیت ۲۸۲ میں فرمان الٰہی پر عمل پیرا ہونے کی صورت ہے۔ ارشاد ہے:
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ اے ایمان والو جب تم آپس میں ایک مقررہ مدت تک ادھار لین دین کرو تو لکھ لیا کرو۔

Marfat.com

۳۔ قرض کی ادائیگی

الف اگر کوئی شخص کسی سے قرض لے اور اس میں اس سے بہتر یا اس سے زائد کی واپسی کی شرط نہ ہو تو اس کے لئے اس سے بہتر واپس کرنا جائز ہے اور اسے ادائیگی کی اچھی صورت شمار کیا جائے گا۔ (۱۳) لیکن اگر قرض لیتے وقت ایسی شرط عائد کر دی جائے تو یہ سود ہو گا (ملاحظہ ہو مادہ: رباء)

ب۔ جب کوئی شخص کسی کو قرض دے اور واپسی کے لئے مدت مقرر کر دے تو قرض لینے والے کے لئے مدت کے اختتام سے قبل قرض کی ادائیگی جائز ہے۔ حضرت عثمانؓ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگر مکاتب وقت سے پہلے کتابت کی رقم اپنے آقا کو ادا کر دینا چاہے تو اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔ جب متعلقہ آقا نے وقت سے پہلے رقم لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عثمانؓ نے یہ رقم بیت المال میں رکھوا دی اور مکاتب کو بدل کتابت سے بری الذمہ قرار دے دیا۔ نیز آپ نے حکم بھی دیا کہ آقا کو بیت المال سے اپنے وقت پر اقساط ادا کی جائیں (ملاحظہ ہو مادہ: رق، ۵ ج)

ج قرض خواہ کو قرض کی وصولی کے سلسلے میں مقروض کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہئے اور اس پر سختی نہیں کرنی چاہئے۔ اس کے ساتھ بدکلامی اور تند خوئی سے بھی پیش آنا چاہئے۔ مقروض کو چاہئے کہ جب قرض کی ادائیگی کرے تو اس کے لئے عمدہ طریقہ اختیار کرے۔ تنگ دست ہونے کی صورت میں مناسب الفاظ میں اس سے معذرت کرے۔ [illegible] رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے۔ [illegible] ایسے شخص کو جنت میں داخل کرے گا جو چیز خریدتے وقت [illegible] کرتے وقت اور حق وصول کرتے وقت ہمیشہ نرمی سے [illegible]

اگر مقروض مفلس یعنی دیوالیہ قرار دے دیا جائے تو قرض [illegible] (ملاحظہ ہو مادہ: مفلس)

د اگر کسی کا کسی پر قرض ہو اور مقروض غائب ہو جائے تو قرض خواہ اس کی [illegible] دعویٰ کرے اس کے ذمہ میں سے قرض کی ادائیگی کا حکم [illegible] دعویٰ ثابت یعنی واجبی وثیقہ دے بغیر قابل قبول نہیں ہو گا۔ [illegible] حضرت عثمانؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرض خواہ سے اس دعویٰ [illegible]

Marfat.com

طلب کیا تھا کہ میرا مقروض مر گیا ہے اور اس پر میرا قرض ہے " (۱۵)

قرض کو کسی دوسرے شخص کی طرف منتقل کر دینا۔ (ملاحظہ ہو مادہ: حوالہ)

۴۔ قرض کی زکوٰۃ

جب مال پر ایک پورا سال گزر جائے اور مال والے کے ذمہ قرض بھی ہو تو وہ اپنے مال سے قرض کی رقم منہا کر کے باقی ماندہ مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ اگر کسی مالدار آدمی کے ذمے اس کا قرض ہو اور اطمینان ہو کہ اگر وہ ادائیگی کا مطالبہ کرے گا تو مالدار آدمی قرض ادا کر دے گا تو ایسی صورت میں وہ قرض پر دی ہوئی اس رقم کو بھی اپنے مال میں شامل کر کے اس کی زکوٰۃ ادا کرے گا (ملاحظہ ہو مادہ: زکاۃ/الف)

قرینہ (قرینہ)

قرینہ اس صورت حال کو کہتے ہیں جو کسی خاص بات پر دلالت کرتی ہو لیکن صریح نہ ہو۔

قرینہ کی بنیاد پر مقدمے کا فیصلہ کرنا (ملاحظہ ہو مادہ: اشربہ/۲ج اور مادہ: حد/۴ج)

قسامہ (کسی شخص کے قتل ہو جانے کی صورت میں دی جانے والی قسم)

ان بتکرار قسموں کو قسامہ کہا جاتا ہے جو اس صورت میں دی جاتی ہیں جب کہ کسی شخص کا ایسے محلے یا قبیلے میں قتل ہو جائے جس کے ساتھ مقتول یا اس قوم کی دشمنی چلی آ رہی ہو اور قاتل نامعلوم ہو، یا اولیائے مقتول نے قتل عمد کا دعویٰ کیا ہو، لیکن مدعیٰ علیہم ان کے اس دعوے کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہے ہوں اور ان کے خلاف کوئی ثبوت بھی نہ ہو۔

محمد بن شہاب زہری سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: "مجھے سلیمان بن ہشام نے ایک شخص کے متعلق لکھا جسے ایک قبیلے کے رہائشی احاطے میں مقتول پایا گیا۔ وہاں رہنے والوں نے کہا کہ یہ شخص رات کے وقت چوری کی نیت سے یہاں آیا تھا، لیکن اولیائے مقتول نے یہ دعویٰ کیا کہ ان لوگوں نے اپنے گھر بلا کر اسے قتل کر دیا ہے" زہری کہتے ہیں کہ میں نے سلیمان کو جواب میں لکھ بھیجا کہ اولیائے مقتول میں سے پچاس آدمیوں سے یہ حلف لیا جائے گا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مقتول ان کے ہاں رات کے وقت چوری کرنے کی نیت سے آیا تھا وہ جھوٹے ہیں، بلکہ انہوں نے اسے خود بلایا تھا اور بلا کر قتل کر دیا تھا۔ اگر اولیائے مقتول یہ قسم اٹھالیں تو انہیں قصاص لینے کا حق مل جائے گا۔ اگر قسم اٹھانے سے انکار کر دیں تو دوسرے فریق کے پچاس آدمیوں سے حلف لیا جائے گا کہ مقتول ان کے ہاں چوری کی نیت سے آیا تھا۔ اس کے بعد ان پر مقتول کی دیت عائد ہو جائے گی۔ زہری نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ نے ابن باقرہ

Marfat.com

تغلبی کے قتل کے سلسلے میں اس قسم کا فیصلہ سنایا تھا۔ اس کی قوم نے جب حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تو آپ نے ان پر اس کی دیت کا جرمانہ ڈال دیا (۱۶) (ملاحظہ ہو مادہ: جنایہ / ۳ ب اور ۴ ب)

قصاص (قصاص)

سزا میں مماثلث کو قصاص کہتے ہیں یا یوں کہئے کہ مجرم نے جس صورت میں ارتکاب جرم کیا ہے اسے بھی اسی صورت میں دی جائے۔

قصاص کب واجب ہوتا ہے (ملاحظہ ہو مادہ: جنایہ ۴)

سلطان یا حاکم وقت سے قصاص لینا (ملاحظہ ہو مادہ: امارہ ۴ھ)

قضاء (فیصلہ کرنا)

۱۔ تعریف:

مقدمات کے فیصلے کرنا قضا کہلاتا ہے

۲۔ اس کی جگہ:

قاضی پر یہ لازم ہے کہ وہ مقدمات کے فیصلوں کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب [illegible]

ہوں:

پہلی بات یہ کہ وہ جگہ شہر کے وسط میں ہو تاکہ لوگوں کے لئے وہاں پہنچنا [illegible]

دوسری بات یہ کہ اس جگہ کا ایسا رعب اور دبدبہ ہو کہ وہاں پہنچ کر لوگوں [illegible]

ہی نہ ہو۔

یہ دونوں باتیں عموماً اس مسجد میں پائی جاتی ہیں [illegible]

ہوں۔ ایسی مسجد عموماً شہر کے وسط میں ہوتی ہے اور [illegible]

والوں میں اس کا ایک رعب اور دبدبہ ہوتا ہے۔ اس لئے [illegible]

کیا کرتے تھے (۱)

۳۔ فیصلے کے سلسلے میں مشاورت

قاضی کی ذمہ داری ہے کہ وہ فقہاء مجلس قضاء کو اپنی عدالت میں [illegible]

مسئلہ اس کی نظر میں پیچیدہ ہو یا حکم ہو اس سے متعلق ان کی رائے [illegible]

اور مذاکرہ کی بات کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ [illegible]

Marfat.com

مجلس قضاء میں اپنی جگہ پر بیٹھ جاتے اور مقدمہ کے دونوں فریق حاضر ہو جاتے تو آپ ایک فریق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لئے بھیج دیتے اور دوسرے فریق سے کہتے کہ جاؤ جا کر طلحہ ، زبیر اور چند دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لاؤ۔ جب تمام حضرات آ جاتے تو پھر آپ مدعی اور مدعیٰ علیہ کو بیان دینے کے لئے کہتے۔ جب دونوں کا بیان ختم ہو جاتا تو آپ ان حضرات کی طرف رخ کر کے ان کی رائے دریافت کرتے۔ اگر ان حضرات کی رائے آپ کی اپنی رائے کے موافق ہوتی تو آپ اسی وقت فیصلہ صادر کر دیتے۔ ورنہ پھر اس معاملے پر غور فرماتے۔ اور جب فریقین آپ کا فیصلہ سن کر چل پڑتے تو انہیں پوری طرح اطمینان ہوتا اور اس فیصلے کو وہ پوری طرح تسلیم کرتے (۱۸)

۳ وہ دلائل جن پر ایک قاضی اپنے فیصلوں کے سلسلے میں اعتماد کرے گا۔ قاضی اپنا فیصلہ صادر کرنے کے لئے جن دلائل پر انحصار کرے گا وہ یہ ہیں:

الف۔ اقرار۔

جس شخص پر حق ہے اگر وہ خود اس کا اقرار و اعتراف کرے تو قاضی اسی بنیاد پر اپنا فیصلہ سنا دے گا۔ اگر اس حق کا تعلق حقوق اللہ سے ہو گا۔ مثلاً حدود۔ تو قاضی پر واجب ہو گا کہ وہ اقرار کرنے والے کو اپنے اقرار سے پھر جانے کا اشارہ دے۔ جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے (ملاحظہ ہو مادہ: حد / ۴ الف)

ب گواہی۔

اس پر تفصیل سے گفتگو کی جا چکی ہے (ملاحظہ ہو مادہ: شہادۃ)

ج گواہی اور اس کے ساتھ مدعی کی قسم۔

سنن بیہقی میں ہے کہ حضرت عثمانؓ ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کی بنا پر مقدمے کا فیصلہ کر دیتے تھے۔ (۱۹) عبداللہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: ''میں نے حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو ایک گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کی بنا پر مقدمات کے فیصلے کرتے دیکھا ہے'' (۲۰)

چونکہ مدعی کو حقوق اللہ میں گواہ مانا جاتا تھا اس لئے حضرت عثمانؓ نے اس عورت سے حلف لیا تھا جس نے ایک مرد اور ایک عورت کو دودھ پلانے کا دعویٰ کیا تھا۔ سعید بن منصور نے ''سنن سعید بن منصور'' میں یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک عورت نے دودھ پلانے کے سلسلے میں گواہی دیتے ہوئے کہا کہ: ''میں نے ایک مرد اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے'' یہ

Marfat.com

سن کر حضرت عثمانؓ نے اس سے کہا کہ کعبۃ اللہ کے پاس جا کر حلف اٹھاؤ۔ جب اس عورت کو اس پر مجبور کیا گیا تو وہ اپنی گواہی سے پھر گئی (۲۱)

قسم

۱۔ قاضی قسم لینے کا صرف اسی وقت اہتمام کرے گا جب مدعی اپنے دعوی کے لئے ثبوت یعنی گواہی پیش کرنے سے عاجز رہے گا۔

۲۔ قاضی اگر ضرورت محسوس کرے تو حلف لینے والے کو سخت ترین قسمیں بھی دے سکتا ہے جس طرح کہ اس عورت کو جس نے ایک مرد اور ایک عورت کا دعویٰ کیا تھا سخت ترین قسم یہ دی گئی تھی کہ اسے کعبہ کے پاس جا کر حلف اٹھانے کے لئے کہا گیا تھا۔ لیکن اگر قاضی اس کی ضرورت محسوس نہ کرے تو وہ اسے ترک بھی کر سکتا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے صرف اللہ کی قسم لی تھی اور تغلیظ نہیں کی تھی (۲۲) اس کا ذکر عنقریب آئے گا

۳۔ قاضی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسے الفاظ میں قسم لے جو دعوی سے موضوع سے مناسبت رکھتے ہوں۔ اگر دعوی فروخت شدہ چیز میں کسی عیب کے متعلق ہو تو قاضی حلف میں علم کا لفظ شامل کرے گا مثلاً حلف اٹھانے والا یوں کہے گا کہ "بخدا میں نے جب یہ چیز خریدی تھی اس وقت مجھے اس عیب کا کوئی علم نہیں تھا" مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ حضرت عثمانؓ جب کسی سے قسم لیتے تھے تو اس میں علم کا لفظ ضرور شامل کرتے تھے (۲۳)

یعنی آپ جب فروخت شدہ چیز میں پائے جانے والے کسی عیب کے متعلق قسم لیتے تھے تو اس قسم میں علم کا لفظ ضرور شامل کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنا ایک غلام آٹھ سو درہم میں بیچ دیا۔ اس میں ملی عیب پائے گئے۔ پھر خریدار نے ان کے ساتھ غلام میں کسی عیب کی بنا پر خصومت کی یا اس کو واپس کر دیا۔ معاملہ حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچا۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا "اللہ کی قسم کھاؤ کہ جب میں نے یہ غلام فروخت کیا تھا اس وقت تمہیں اس کی کسی بیماری کا علم نہیں تھا" حضرت ابن عمرؓ نے قسم کھانے سے انکار کر دیا۔ حضرت عثمانؓ نے وہ غلام انہیں واپس دلا دیا (۲۴)

Marfat.com

قسم اٹھانے سے باز رہنا۔

اگر مدعیٰ علیہ پر قسم واجب ہو جائے لیکن وہ قسم اٹھانے کے لئے تیار نہ ہو اور اس سے باز رہے تو قاضی اسی پر اس کے خلاف فیصلہ سنا دے گا۔ مدعی پر قسم نہیں لوٹائے گا۔ ہم نے درج بالا واقعہ میں دیکھ لیا کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت ابن عمرؓ کے قسم اٹھانے سے باز رہنے پر ہی فیصلہ کر دیا اور قسم کو مدعی پر نہیں لوٹایا (ملاحظہ ہو مادہ: بیع/ازا) ۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اس نے قسم اٹھانے سے پہلو تہی قسم سے جان چھڑانے کی خاطر کی ہے یا جھوٹ کی بنا پر۔ اس لئے کہ قاضی کو ظاہری دلائل کی بنا پر فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت مقدادؓ بنی الاسود ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے پاس اپنا تنازعہ فیصلہ کرانے لے کر گئے جو حضرت مقدادؓ کے لئے ہوئے قرض کے متعلق تھا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت مقدادؓ پر قسم اٹھانے کی ذمہ داری ڈالی۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ اور قسم حضرت عثمانؓ پر لوٹا دی اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ: "مقدادؓ نے تمہارے ساتھ انصاف کیا ہے" لیکن حضرت عثمان نے قسم سے بچنے کی خاطر قسم اٹھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: "مجھے خطرہ ہے کہ میری تقدیر میں لکھی ہوئی کوئی آزمائش مجھ پر آن پڑے اور لوگ یہ کہنے لگیں کہ مجھ پر یہ آزمائش قسم اٹھانے کی بنا پر آئی ہے" (۲۵)

قرائن قویہ۔

شراب نوشی کے ثبوت کے لئے ایک قوی قرینہ یہ ہے کہ ملزم شراب کی قے کرے اس لئے حضرت عثمان نے شراب قے کرنے کی بنا پر حد جاری کرنے کا فیصلہ سنایا تھا (ملاحظہ ہو مادہ: اشربہ/ ۲ ب)

لیکن جرم کے نشانات کا ملنا جب کہ مجرم کو ارتکاب جرم کرتے نہ دیکھا گیا ہو، قوی قرینہ نہیں کہلاتا، خواہ اس کے مشاہدے کے لئے بلایا کیوں نہ گیا ہو، اس لئے کہ اس میں یہ احتمال موجود ہے کہ مجرم کے سوا کسی اور نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ حضرت عثمانؓ کو اپنے دور خلافت میں ایک گروہ کے متعلق یہ بتایا گیا کہ وہ فلاں قبیح فعل کا ارتکاب کرتے ہیں، چل کر خود دیکھ لیجئے۔ حضرت عثمانؓ اس طرف گئے، لیکن مجرموں کو نہیں پایا، البتہ جرم کے نشانات دیکھ لئے، چنانچہ آپ نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور ایک غلام آزاد کر دیا (۲۶)

Marfat.com

۴ مجرم کی غیر حاضری میں اس کے خلاف فیصلہ

جب مدعیٰ علیہ عدالت کا سامنا کرنے سے بچنے کے لئے فرار کی راہ اختیار کرے یا غائب ہو جائے اور عدالت میں حاضر نہ ہو یا ایسی دور دراز جگہ میں ہو جہاں سے آنے میں کافی مدت لگتی ہو یا مفقود الخبر ہو جائے اور پتہ نہ ہو کہ آیا وہ زندہ بھی ہے یا مر چکا ہے۔ ادھر مدعی اس کے خلاف گواہ پیش کر دے اور اس پر قاضی کی عدالت میں اپنا حق ثابت کر دے۔ تو قاضی کے لئے جائز ہے کہ مدعی علیہ کی غیر موجودگی میں اس کے خلاف فیصلہ سنا دے اور اس پر فیصلے کا نفاذ بھی کر دے (۲۷) تاکہ انسانی حقوق ضائع ہونے سے محفوظ رہ جائیں۔

۵ قاضیوں کی تقرری

قاضیوں کی تقرری کی ذمہ داری بنیادی طور پر امام المسلمین پر ہے۔ ابن حبان نے "تاریخ القضاۃ" میں لکھا ہے کہ انہیں نہیں معلوم کہ حضرت عثمانؓ نے اپنی شہادت تک مدینہ منورہ میں کسی کو بطور قاضی مقرر کیا تھا (۲۸) مدینہ منورہ میں مقدمات کے فیصلے آپ خود کیا کرتے تھے اور دوسرے مقامات سے آنے والے قاضیوں کا تقرر کرتے تھے۔ آپ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو بھی عہدہ قضاء پر مامور کیا تھا (۲۹)

قنوت (دعائے قنوت پڑھنا)

صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا (ملاحظہ ہو مادہ، صلاۃ ۔و)

وتر کی نماز میں قنوت پڑھنا (ملاحظہ ہو مادہ، صلاۃ ۔ح)

قود (قصاص)

قصاص کو قود کہتے ہیں (ملاحظہ ہو مادہ، جنایہ ۔م)

قیام (قیام کرنا)

نماز میں قیام کرنا (ملاحظہ ہو مادہ، صلاۃ ۔الف)

کھڑے ہو کر خطبہ دینا (ملاحظہ ہو مادہ، خطبہ ۔م)

Marfat.com

فٹ نوٹ حرف القاف

(۱) عبدالرزاق جلد ۳. ص ۵۰۴. ابن ابی شیبہ ج ۱. ص ۱۵۱ ب. کنزالعمال جلد ۱۵. ص ۸۳۵

(۲) سنن بیہقی جلد ۴ ص ۵۶

(۳) المحلی جلد ۴. ص ۳۱

(۴) ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۲۷ ب. کنزالعمال ج ۵. ص ۵۶۵. المغنی جلد ۸ ص ۲۲۲

(۵) ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۲۷ ب. عبدالرزاق ج ۸ ص ۳۶۲. المغنی ج ۸ ص ۲۳۵

(۶) عبدالرزاق جلد ۷ ص ۴۳۵

(۷) عبدالرزاق جلد ۷ ص ۴۳۷. کشف الغمہ جلد ۲. ص ۱۰۷ کنزالعمال جلد ۵ ص ۵۶۲

(۸) ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۲۵ ب. الموطاء جلد ۲. ص ۸۲۸. سنن بیہقی ج ۸. ص ۲۵۱. المغنی ج ۸ ص ۲۱۸

(۹) تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۳۷۰. المغنی ج ۷. ص ۴۵۲

(۱۰) بخاری شریف فضائل قرآن. باب جمع القرآن. ترمذی شریف فی التفسیر. بیہقی ج ۲ ص ۳۸۵. ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۵۹

(۱۱) الاتقان للسیوطی جلد ۱ ص ۶۰ ابن ابی داؤد فی المصاحف ص ۳۴

(۱۲) المغنی جلد ۲ ۔ ص ۱۷۱

(۱۳) المحلی جلد ۸. ص ۷۸

(۱۴) سنن نسائی. کتاب البیوع. باب حسن المعاملۃ

(۱۵) المحلی ج ۹ ص ۱۲۹

(۱۶) المحلی جلد ۱۱. ص ۶۶

(۱۷) المغنی جلد ۹ ص ۴۵

(۱۸) سنن بیہقی جلد ۱۰ ص ۱۱۲. ادب القاضی للخصاف جلد اول ص ۳۵۵. اخبار القضاۃ لابن حیان جلد اول ص ۱۱۰

(۱۹) سنن بیہقی جلد ۱۰. ص ۱۷۳. المغنی جلد ۹. ص ۱۵۱

(۲۰) کنزالعمال جلد ۵. ص ۸۲۵

(۲۱) سنن سعید بن منصور جلد ۳. جزا. ص ۲۴۰

(۲۲) المحلی جلد ۹ ص ۳۸۵

(۲۳) عبدالرزاق جلد ۸ ص ۱۷۰

Marfat.com

(۲۴) عبدالرزاق جلد۸ ص ۳۰۹. سنن سعید بن منصور جلد ۳. جز ۲. ص۲۶۶. سنن بیہقی جلد۹ ص ۱۲۶. المحلی جلد ۹. ص ۳۷۳

(۲۵) سنن بیہقی جلد۱۰ص۱۷۷. المغنی جلد۸ص۶۸۰. جلد۹. ص ۲۳۳

(۲۶) عبدالرزاق جلد۱۰ص۲۲۸

(۲۷) المحلی جلد۹. ص۳۶۹

(۲۸) اخبار القضاۃ لابن حیان جلد۱. ص۱۱۰

(۲۹) مصنف عبدالرزاق جلد۸. ص۳۰۳

Marfat.com

Marfat.com

حرف الکاف

ک

کافر (کافر)

ملاحظہ ہو مادہ: کفر

کتابی (اہل کتاب)

ملاحظہ ہو مادہ: ذمی

۱ تعریف:

کتابی اس شخص کو کہا جاتا ہے جو ایسے دین کا پیرو کار ہو جس کی اصل کوئی آسمانی کتاب ہو۔ یہود، نصاریٰ اور ان کے مختلف فرقوں اور اہل مذہب کو اہل کتاب کہا جاتا ہے۔

۲۔ ان کے متعلق بعض احکام

الف۔ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہونے پر سب کا اجماع ہے۔ اس لئے کہ سورۂ مائدہ آیت ۵ میں قول باری ہے وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ اور ان لوگوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے جنہیں کتاب دی گئی ہے۔

ب اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کا جواز۔ حضرت عثمان نے نائلہ اور بیویوں سے ہوتے ہوئے نائلہ بنت فرافصہ سے نکاح کیا تھا۔ ان کا تعلق بنو کلب سے تھا اور یہ نصرانی تھیں۔ بعد میں حضرت عثمان کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئی تھیں (۱) ان سے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام مریم تھا (۲) (ملاحظہ ہو مادہ: نکاح ۳ الف) اہل کتاب سے متعلق حضرت عثمان سے مروی احکام میں سے ہمیں یہی کچھ ہاتھ آیا ہے۔ تاہم اہل کتاب عورت سے نکاح میں کافروں کے ساتھ شریک ہیں (ملاحظہ ہو مادہ: کفر)

کحل (سرمہ)

ملاحظہ ہو مادہ: التحال

Marfat.com

کسب (کمانا)

۱ تعریف:

کسی نہ کسی طریقے سے مال کے حصول کو کسب کہتے ہیں

۲ کسب کے طریقے:

کسب کے طریقوں کی دو قسمیں ہیں۔ جائز طریقے. ناجائز طریقے۔

الف . جائز یعنی مشروع طریقے. اس سے مراد ہر وہ طریقہ ہے جس کے متعلق شارع کی طرف سے کوئی نہی وارد نہ ہوئی ہو. مثلاً بیع. اجارہ وغیرہ۔ ان طریقوں کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایسے طریقے جنہیں اختیار کرنا ایک مسلمان کے لئے مباح ہے۔ اور ایسے طریقے جن سے دامن بچانا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے. جب تک ان سے بچنے کے لئے اس کے سامنے سبیل موجود ہو اور جب تک انفرادی یا اجتماعی ضرورت انہیں اختیار کرنے پر اسے مجبور نہ کر دے۔ جب ہمیں ان طریقوں سے واقفیت ہو جائے گی جن سے دامن بچا کر کسب معاش کرنا ایک مسلمان کے لئے مستحب اور پسندیدہ ہے تو ان کے علاوہ باقیماندہ طریقے اس کے لئے مباح ہوں گے۔

ایسے پیشے جن کی وساطت سے کسب معاش نہ کرنا ایک مسلمان کے لئے مستحب ہے، ان میں ہر وہ پیشہ شامل ہے جس میں ایک مسلمان کے لئے حرام کے ارتکاب کا امکان ہو اور اس کے دل میں حرام سے بچنے کا مکمل جذبہ بھی موجود نہ ہو۔ مثلاً سینگی لگانے اور حمام کرانے کا پیشہ۔ سینگی لگانے والا زخم سے خون اپنے منہ کے ذریعے چوستا ہے۔ خون ناپاک ہوتا ہے اور اس کا امکان ہے کہ خون چوسنے کے دوران اس کا کچھ حصہ منہ کے راستے اندر چلا جائے۔ اس لئے یہ ایسا پیشہ ہے جس میں نجاست کے اختلاط کا امکان ہے۔ اسی طرح حمام کرانے والا شخص لوگوں کی شرمگاہوں پر نظر ڈالتا ہے۔ اس قسم کے دوسرے گھٹیا پیشے ہیں جن کے ذریعے کمائی کرنا ایک مسلمان کی شان کے خلاف ہے اور اسے ان سے بچنا ہی مناسب ہے۔ حضرت عثمانؓ کا ایک رشتہ دار آپ کے پاس آیا آپ نے اس کے کسب معاش کے متعلق استفسار کیا۔ اس نے جواب میں حمام چلانے اور سینگی لگانے کی آمدنی کا ذکر کیا۔ یہ سن کر حضرت عثمان نے فرمایا. ''تمہاری کمائی بڑی گندی ہے'' یا یہ فرمایا. ''بڑی گھٹیا ہے'' (۳) (ملاحظہ ہو مادہ: حجامہ)

Marfat.com

ب ۔ ناجائز یعنی غیر مشروع طریقے:

اس سے مراد آمدنی کا وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے کو اللہ تعالیٰ نے حرام عین قرار دیا ہے۔ مثلاً ذخیرہ اندوزی (ملاحظہ ہو مادہ: احتکار) یا سود (ملاحظہ ہو مادہ: ربا) وغیرہ۔ طاعت یا نیکی کے کاموں پر اجرت جائز اور مشروع کسب میں شمار ہوتی ہے۔ حضرت عثمانؓ اذان دینے پر اجرت دیا کرتے تھے (ملاحظہ ہو مادہ: اذان ۵)

۳ جو شخص کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے کمائی پر مجبور کرنا

حضرت عثمانؓ کی رائے یہ تھی کہ جو شخص کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے کمائی پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً لونڈی جسے کوئی ہنر نہ آتا ہو، یا نابالغ بچہ یا اسی طرح کے اور لوگ۔ اس لئے کہ ایسے شخص کو کمائی پر مجبور کرنا بعض دفعہ اس کے انحراف یا ارتکاب حرام کا سبب بن جاتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے "جس لونڈی کو کوئی ہنر نہ آتا ہو اسے کمانے پر مجبور نہ کرو اس لئے کہ اگر تم اسے مجبور کروگے تو وہ مجبور ہو کر اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنالے گی۔ جسے کمائی پر مجبور نہ کرو۔ اس سے جب اسے پتہ نہ لگے کا تو چوری کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ تم لوگوں سے درگزر کرو اللہ تعالیٰ تم سے درگزر کرے گا۔ تم اپنی معاش کے لئے وہ ذرائع اختیار کرو جو تمہارے لئے پسندیدہ اور جائز ہوں" (۴) (ملاحظہ ہو مادہ: رق ے ب)

کسوف (سورج گرہن)

سورج کی روشنی کا ختم ہو جانا کسوف کہلاتا ہے

صلوٰۃ کسوف:

(ملاحظہ ہو مادہ: صلاۃ ۱۵)

کعبہ (کعبہ شریف)

کعبہ کی طرف رخ کرنا بالاتفاق نماز کی صحت کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے۔ حج میں کعبہ یعنی بیت اللہ کا طواف کرنا (ملاحظہ ہو مادہ: حج ۵)

نیز عمرہ میں طواف کعبہ (ملاحظہ ہو مادہ: عمرہ ۳)

بیت اللہ سے دوار کان جن کا تمام یا بعض حصہ باقی ہے (ملاحظہ ہو مادہ: حج ۵)

کعبہ پر غلاف چڑھانا مشروع فعل ہے۔ حضرت عثمان سے قبائل یعنی تبان اور شنوء نے کعبہ پر غلاف چڑھایا تھا (۵)

Marfat.com

کعبہ کے پاس لے جاکر حلف اٹھوانے کے ذریعہ قسم کو سخت بنانا (ملاحظہ ہو مادہ: قضاء/ ۳ د ۲. نیز ملاحظہ ہو مادہ: رضاع)

کفاءۃ (ہم کفو ہونا)

نکاح میں ہم کفو ہونا (ملاحظہ ہو مادہ: نکاح/ ۲ھ)

کفارہ (کفارہ)

۱ تعریف:

گناہ کے ارتکاب کے بعد اسے مٹانے کی خاطر ایک مسلمان کا وہ اقدام کفارہ کہلاتا ہے جس کا شریعت کی طرف سے حکم ملا ہو۔

۲ جن گناہوں پر کفارہ واجب ہوتا ہے وہ درج ذیل ہیں:

جب کوئی مسلمان درج ذیل امور میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا اس پر کفارہ واجب ہو گا:

الف۔ قتل کا ارتکاب

اس کا کفارہ ایک مومن کی گردن، یعنی غلام آزاد کرنا ہے۔ جسے یہ میسر نہ ہو تو وہ تسلسل کے ساتھ دو مہینے کے روزے رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں اس کا ذکر فرمایا ہے (ملاحظہ ہو مادہ: جنایہ/ ۴ ج)

ب قسم توڑ دینا

اس کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انہیں کپڑے پہنانا ہے۔ جسے یہ میسر نہ ہو وہ تین دن روزہ رکھے گا (ملاحظہ ہو مادہ: یمین/ ۴)

ج ایسی نذر جسے پورا کرنا حد استطاعت سے باہر ہو یا کسی معصیت کے ارتکاب کی نذر مان لینا۔ اس کا کفارہ بالاتفاق وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول کوئی روایت ہاتھ نہیں لگی۔

د ظہار

اس کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ جسے یہ میسر نہ ہو وہ تسلسل کے ساتھ دو مہینے کے روزے رکھے، جو یہ بھی نہ کر سکتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ سورۂ مجادلہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے (ملاحظہ ہو مادہ: ظہار/ ۳)

ھ احکام حج کی خلاف ورزی (ملاحظہ ہو مادہ: احرام/ ۳)

Marfat.com

و۔ بلا عذر شرعی رمضان میں روزہ نہ رکھنا. اس کے کفارے کے متعلق ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کوئی قول دستیاب نہیں ہوا۔

کفر (کفر)

۱۔ تعریف:

اسلام کے سوا کسی اور دین کی پیروی کا نام کفر ہے۔

۲۔ کفر کے احکام:

۔۔۔ انسان کا اسلام سے نکل کر کفر کی طرف چلے جانا اور اس پر مرتب ہونے والے نتائج و عواقب (ملاحظہ ہو مادہ: ردۃ)

۔۔۔ مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے (ملاحظہ ہو مادہ: ارث ۳ و ۱)

کافر کسی مسلمان عورت سے نکاح نہیں کر سکتا (ملاحظہ ہو مادہ: نکاح ۲ ج)

کوئی مسلمان کسی کافر عورت سے نکاح نہیں کر سکتا الا یہ کہ وہ اہل کتاب میں سے ہو (ملاحظہ ہو مادہ نکاح / ۳ الف)

کافر کا ذبیحہ مسلمان کے لئے کھانا حرام ہے. الا یہ کہ وہ اہل کتاب ہو (ملاحظہ ہو مادہ: تمائی ۲ الف)

کافر پر مسلمان کی طرف سے ہونے والی مجرمانہ زیادتی. یعنی جنایت اور اس پر عائد ہونے والا جرمانہ (ملاحظہ ہو مادہ: جنایہ ۳ ب ۲ الف)

کافر کی دیت (ملاحظہ ہو مادہ: جنایہ ۴ ب ۵)

جس شخص نے کسی مسلمان کی کافر ماں پر زنا کی تہمت لگائی اس پر جاری ہونے والی حد قذف (ملاحظہ ہو مادہ: قذف ۳)

کافر کے جنازے کے ساتھ مسلمان کا چلنا (ملاحظہ ہو مادہ: موت ۷ ب)

اگر کافر مسلمان کی حمایت میں جنگ میں شریک ہو تو اسے مال غنیمت سے کچھ نہ دینا (ملاحظہ ہو مادہ: غنیمہ ۱ ب ۲)

کافروں کی مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت (ملاحظہ ہو مادہ: عبادۃ ۳ ب)

کافر کی عائلی ناقابل قبول ہے (ملاحظہ ہو مادہ: شہادۃ ۲ ج)

Marfat.com

کفن (کفن)

میت کی تکفین

(ملاحظہ ہو مادہ: موت / ۳)

کلام (کلام)

(ملاحظہ ہو مادہ: تکلم)

کلب (کتا)

کتے دو طرح کے ہوتے ہیں:

اول: ایسے کتے جنہیں تعلیم دی گئی ہو اور ان سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو. مثلاً شکاری کتے یا رکھوالے کتے۔ اس طرح کے کتے انسان کے ایسے اموال کے ضمن میں آتے ہیں جنہیں ہاتھ لگانا اور نقصان پہنچانا حرام ہے۔ ایسے کتے پالنا جائز ہے اور جو بھی انہیں نقصان پہنچائے گا وہ تاوان بھرے گا۔ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانے میں ایک شخص نے ایک شکاری کتے کو ہلاک کر دیا۔ کتا بہت ہی عمدہ اور بے نظیر تھا۔ اس کی قیمت آٹھ سو درہم لگائی گئی. حضرت عثمانؓ نے جرمانے کی یہ رقم ہلاک کرنے والے پر ڈال دی (۶) آپ نے ایک دفعہ ایک شخص پر کتے کو ہلاک کرنے پر اس کی قیمت کے برابر بیس اونٹ جرمانہ کیا تھا۔ (۷)

دوم: مذکورہ بالا کتوں کے علاوہ دیگر کتے. اس قسم کے کتے پالنا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص انہیں ہلاک کر دے تو اس پر کوئی تاوان عائد نہیں ہو گا۔ حسن بصری سے مروی ہے آپ نے فرمایا:
"میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ دوران خطبہ آپ نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا" (۸)

Marfat.com

فٹ نوٹ حرف "الکاف"

ـ ک ـ

(۱) سنن بیہقی جلد ۷. ص ۱۷۲. کشف الغمہ جلد ۲. ص ۶۵

(۲) صفوۃ الصفوۃ جلد اول ص ۲۹۵

(۳) سنن بیہقی جلد ۹۔ ص ۳۳۸

(۴) الموطا جلد ۲۔ ص ۹۸۰. سنن بیہقی جلد ۸ ص ۹. عبدالرزاق جلد ۲. ص ۴۸. کشف الغمہ جلد ۲. ص ۲۶. کنزالعمال جلد ۹. ص ۱۹۷

(۵) عبدالرزاق جلد ۵ ص ۸۹

(۶) المحلی جلد ۱۰ ص ۵۲۴

(۷) سنن بیہقی جلد ۶ ص ۷

(۸) سنن بیہقی جلد ۶ ص ۷. المحلی جلد ۷ ص ۴۰۰. کنزالعمال جلد ۱۵. ص ۱۰۱

Marfat.com

Marfat.com

حرف اللام

ـــــ ل ـــــ

لباس (لباس)

احرام کا لباس (ملاحظہ ہو مادہ : احرام ، ۳ الف)

لباس میں فضول خرچی (ملاحظہ ہو مادہ : اسراف)

لحیہ (داڑھی)

جب مسلمان وضو کرنے لگے تو اسے چاہئے کہ چہرہ دھوتے وقت انگلیوں کے ذریعے داڑھی میں خلال کر لے۔ اگر وہ اپنا چہرہ مسنون طریقے پر تین دفعہ دھوئے تو داڑھی کا خلال بھی تین دفعہ کرے۔ ابو وائل کہتے ہیں "میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کے دوران اپنی داڑھی میں خلال کرتے دیکھا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے" (۱) (ملاحظہ ہو مادہ وضو ۳ ب)

لقطہ (گری پڑی چیز جسے کوئی اٹھالے)

۱ تعریف:

لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو یونہی کہیں پڑا ہو اور مالک سے ضائع ہوا ہو اور اسے [illegible]

۲ اس کی قسمیں:

اس کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: ایسے طاقتور جانور جو اپنا دفاع کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں مثلاً اونٹ [illegible] اور گھوڑے وغیرہ۔ انہیں لاوارث سمجھا جاتا ہے یعنی مشدد جانور

دوسری قسم: مال کے ضمن میں آنے والی چیزیں مثلاً نقدی، پیسے اور اسی طرح کی دوسری چیزیں۔ یہ ایسے کمزور جانور ہو اپنا دفاع کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں مثلاً بکری [illegible] وغیرہ

تیسری قسم: حدود حرم میں ملی ہوئی ہر چیز خواہ وہ کسی طرح کی بھی ہو۔

۳۔ لقطہ کے احکام:

الف ۔ دوسری قسم کا لقطہ اگر کسی کو ملے تو وہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرے گا۔ اگر مالک مل گیا تو اس کے حوالے کر دے گا. لیکن اگر تشہیر کی مدت. یعنی ایک سال کا عرصہ ختم ہو گیا اور مالک مل نہ سکا تو اٹھانے والا شخص اس کا مالک ہو جائے گا۔ پھر اگر چاہے تو اسے اپنے مال میں شامل کر لے اور اگر چاہے تو صدقہ کر دے۔ اگر اس کے بعد. یعنی صدقہ میں دے دینے کے بعد اس کا مالک آ جائے تو وہ اسے ثواب حاصل کرنے اور قیمت وصول کر لینے کے درمیان اختیار دے گا۔ اس مسئلے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

ب۔ پہلی قسم کا لقطہ. یعنی گمشدہ جانور مثلاً اونٹ. گائے. بیل وغیرہ تو اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر حضرت عثمانؓ کی خلافت تک یہ معمول رہا کہ ایسے لقطہ کا اٹھانا جائز نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ ایسے جانوروں کو سرزمین نقیع میں رکھوا دیتے تھے تاکہ ان کے مالک وہاں جا کر ان کی شناخت کر لیں اور لے جائیں۔ اس مقام پر ان کی نسل بڑھتی رہی حتیٰ کہ وہاں اونٹ ہی اونٹ ہو گئے (۲)

حضرت عثمان کے زمانے میں ان کی تعداد اور بڑھ گئی. چنانچہ آپ نے دوسرے اموال کی طرح انہیں بھی اٹھا لینے اور تشہیر کرنے کی اجازت دے دی۔ اگر مالک نہ آتا تو انہیں فروخت کر کے ان کی قیمت بیت المال میں رکھ دی جاتی۔ اگر مالک اس کے بعد آتا تو بیت المال میں رکھی ہوئی قیمت وصول کر لیتا۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں: ”حضرت عمرؓ نے اپنے حکام کو تحریری طور پر حکم دیا تھا کہ گمشدہ جانور اٹھائے نہ جائیں، اس حکم کے بعد یہ جانور بچے بھی دیتے، چشموں پر پانی پینے کے لئے جاتے لیکن کوئی ان سے تعرض نہ کرتا. یہاں تک کہ مالک آ جاتا اور شناخت کر کے انہیں لے جاتا۔ جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ آیا تو آپ نے حکام کو لکھا کہ ایسے جانور اٹھا لئے جائیں. ان کی تشہیر کرائی جائے۔ اگر مالک آ جائے تو فبہا ورنہ انہیں فروخت کر کے قیمت بیت المال میں رکھ دی جائے۔ اگر اس کے بعد مالک آ جائے تو اسے قیمت دے دی جائے (۳)

ج۔ تیسری قسم: یہ حدود حرم میں پایا جانے والا لقطہ ہے۔ اسے اٹھانا جائز نہیں ہے، صرف وہی شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کی تشہیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ولا تحلّ لقطتها إلا لمنشد اور حرم کا لقطہ اٹھانا حلال نہیں، البتہ جو اس کے مالک کو

تلاش کرنا چاہیے۔ (۴) اگر کوئی شخص حرم کا لقطہ اٹھالیتا اور اسے اپنے مال کے ساتھ ملا لیتا یا اسے فروخت کر دیتا اور اس کی قیمت اپنے قبضے میں کر لیتا تو حضرت عثمانؓ ایسے شخص سے جرمانہ کے طور پر اس کی قیمت وصول کر لیتے نیز اس کی قیمت کا تہائی حصہ حدود حرم کی خلاف ورزی کی سزا کے طور پر مزید وصول کرتے۔ (۵)

لھو (لہو ولعب)

۱۔ تعریف:

لھو سے مراد ہر وہ کھیل کود اور تفریح ہے جو مشروع اور جائز فائدے سے خالی ہو۔

۲۔ اس کا حکم:

اوپر بیان کردہ معنی میں اس کا کوئی جواز نہیں ہے اس لئے کہ اس میں بلاوجہ وقت کا ضیاع ہے۔ امام المسلمین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو لہو ولعب کی تحریم اور ان کے ساز و سامان کی حرمت کی یاد دہانی کراتا رہے اور ان سے انہیں ضائع کر دینے کا مطالبہ کرے۔ اگر وہ باز نہ آئیں تو خود طاقت استعمال کر کے ان آلات کو ضائع کر دے اور لوگوں کو تعزیری سزائیں دے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کبوتر اڑانے اور آتش بازی چھوڑنے کا مشغلہ رواج پا گیا تھا۔ آپ نے ایک شخص کو خصوصی طور سے اس کام پر مقرر کر دیا کہ وہ ایسے لوگوں کا پیچھا کرے۔ کبوتروں کو ذبح کر دے یا ان کے پر کاٹ دے، تاکہ وہ اڑنے کا قابل ہی نہ رہیں (۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نرد (ایک قسم کا کھیل جسے اردشیر بن بابک، شاہ ایران نے ایجاد کیا تھا) کا بھی رواج ہو گیا تھا۔ آپ نے پوری قوت سے اس لہو ولعب کا مقابلہ کیا۔ اس کے آلات توڑ دینے کا حکم دیا اور جس شخص سے یہ برآمد ہوا اسے سزا کی دھمکی بھی دی۔ آپ نے لوگوں سے خطبے میں ارشاد فرمایا "نرد سے پرہیز کرو، مجھے بتایا گیا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگوں کے گھروں میں یہ کھیل موجود ہے میں حکم دیتا ہوں کہ جس شخص کے گھر میں یہ کھیل موجود ہو وہ اسے یا تو جلا دے یا توڑ ڈالے"

ایک دفعہ آپ نے لوگوں سے یہ فرمایا، "لوگو، میں نے نرد کے متعلق تم سے پہلے کہا تھا لیکن میں نے تمہیں اسے اپنے گھروں سے نکالتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ لکڑیوں کے گٹھے بناؤں اور پھر ان لوگوں کے گھروں کی طرف انہیں بھیج دوں جہاں نرد موجود ہو اور پھر ان گھروں والوں سے باسیوں سمیت آگ لگا دوں" (۷)

Marfat.com

لواطہ (لواطت)

۱ تعریف:

مرد کا مرد کی دبر میں جنسی عمل سرانجام دینا لواطت کہلاتا ہے

۲ اس کی سزا:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان کا پہلے یہ خیال تھا کہ لواطت کی سزا بھی زنا کی سزا کی طرح ہے. یعنی اگر اس فعل قبیح کا مرتکب محصن ہو تو اسے سنگسار کر دیا جائے اور غیر محصن کو کوڑے لگائے جائیں۔ روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے ایک قریشی لڑکے کے ساتھ بد فعلی کی تھی۔ آپ نے پوچھا کہ آیا یہ محصن ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس کی ایک عورت سے شادی ہو چکی ہے. لیکن ابھی تک دخول یعنی ہم بستری نہیں ہوئی ہے۔ حضرت علیؓ نے آپ سے کہا کہ اگر دخول ہو چکا ہوتا تو اسے سنگسار کر دیا جاتا. لیکن چونکہ دخول نہیں ہوا ہے اس لئے اسے حد میں کوڑے لگائیں. چنانچہ آپ کے حکم پر اسے کوڑوں کی سزا دی گئی (۸) لیکن جلد ہی اس فعل قبیح کے مرتکبؑ کے متعلق آپ کی رائے بدل گئی اور ایسے شخص کو قتل کرنے کا آپ نے فیصلہ کر لیا۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب "مصنف ابن ابی شیبہ" میں روایت بیان کی ہے کہ جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تو ایک دن آپ چھت پر نمودار ہوئے اور لوگوں سے فرمایا. "لوگو. کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ایک مسلمان کا خون صرف چار باتوں کی بنا پر حلال ہو جاتا ہے" آپ نے ان میں سے ایک بات جس کا ذکر کیا وہ یہ تھی کہ اس شخص کا خون بھی حلال ہے جس نے عمل قوم لوط کیا ہو (۹) شوکانی نے "نیل الاوطار" میں حضرت عثمانؓ سے اس فعل قبیح کے مرتکب کے قتل کی کیفیت بھی نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اس پر کوئی دیوار گرا دی جائے (۱۰) ابن قدامہ نے "المغنی" میں ایسے شخص کے قتل پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع نقل کیا ہے (۱۱)

Marfat.com

فٹ نوٹ حرف "اللام"

ل

(۱) ابن ابی شیبہ جلد اول ص ۴. عبدالرزاق ج اول ص ۴۱. المحلی ج ۲ ص ۳۴. کنزالعمال جلد ۹ ص ۳۷۴

(۲) موسوعہ فقہ عمرؓ بن الخطاب لفظ لقط. فقرہ ۲. جز ب. فقرہ ۱

(۳) المحلی جلد ۸ ص ۲۷۱. الموطا جلد ۲. ص ۷۵۶. سنن بیہقی جلد ۶. ص ۱۹۱

(۴) بخاری شریف کتاب الحج باب فضل الحرم. مسلم شریف کتاب الحج باب تحریم مکہ نسائی شریف کتاب الحج باب حرمۃ مکہ

(۵) کنزالعمال جلد ۱۵ ص ۱۹۰

(۶) کنزالعمال جلد ۱۵ ص ۱۰۱. ۲۲۲. المحلی جلد ۷. ص ۴۰۰

(۷) سنن بیہقی جلد ۱۰ ص ۲۱۴. کنزالعمال جلد ۱۵ ص ۲۲۳

(۸) کنزالعمال جلد ۵. ص ۴۶۹

(۹) ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۱۲۷

(۱۰) نیل الاوطار جلد ۷. ص ۲۸۷ مطبوعہ بیروت

(۱۱) المغنی جلد ۸ ص ۱۸۸

Marfat.com

Marfat.com

حرف المیم

ـــــ م ـــــ

المؤلفۃ قلوبہم (وہ لوگ جن کی تالیف قلب مقصود ہو)

مؤلفۃ القلوب کو زکوٰۃ کی رقم دینے کی ممانعت (ملاحظہ ہو مادہ : زکاۃ ۷)

مجنون (دیوانہ)

(ملاحظہ ہو مادہ : جنون)

مجوس (مجوسی، آتش پرست)

مجوسیوں کی دیت (ملاحظہ ہو مادہ : جنایہ ۴ ب ۵) مجوسیوں سے جزیہ کی وصولی (ملاحظہ ہو مادہ : جزیہ ۲)

محلل (حلالہ کرنے والا)

محلل کا نکاح (دیکھئے مادہ : تحلیل)

مدبر (مدبر)

مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کی آزادی کو اس کے آقا کی موت سے ساتھ معلق [illegible] (ملاحظہ ہو مادہ : رق ۴)

مذی (انتشار قضیب کے موقعہ پر اس سے خارج ہونے والا سیال مادہ)

مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (ملاحظہ ہو مادہ : وضوء ۳ الف)

مرابحہ

(ایک دوسرے سے منافع حاصل کرنا)

بیع مرابحت

(ملاحظہ ہو مادہ : بیع ۲)

Marfat.com

مرأۃ (عورت)

عورت کابالغ ہونا (مادہ. بلوغ/ ۲ب)

عورت کے لئے احرام کالباس (دیکھئے مادہ. احرام/ ۳الف)

عدت گزارنے والی عورت کا سفر (دیکھئے مادہ. سفر/ ۱)

اگر مردوں کے جنازوں کے ساتھ عورت کا جنازہ بھی ہو تو نماز جنازہ کے لئے عورت کی میت کو کس ترتیب سے رکھا جائے (دیکھئے مادہ. صلاۃ/ ۱۹ب)

حالت احرام میں عورت اپنا چہرہ نہیں ڈھانپے گی بلکہ چہرے پر اپنا کپڑا لٹکا دے گی (ملاحظہ ہو مادہ. احرام/ ۳الف)

عورت کو طلاق دے دینا (ملاحظہ ہو مادہ. طلاق)

عورت سے نکاح کرنا (دیکھئے مادہ. نکاح)

عورت کو حیض آنا اور اس کا استحاضہ (دیکھئے مادہ. حیض) اور (مادہ. استحاضہ)

عورت کی گواہی (ملاحظہ ہو مادہ. شہادۃ/ ۳)

عورت کے خلاف کئے جانے والے جرم. یعنی جنایت کی سزا (ملاحظہ ہو مادہ. جنایہ/ ۴ب ۳ اور ۴ب ۵)

عورت کا مجاہدین کے ساتھ جانا (ملاحظہ ہو مادہ. جہاد/ ۲)

عورت جب گرفتار ہو جائے تو اسے قتل نہ کیا جائے (مادہ. اسر/ ۳)

اگر عورت کافروں کے ہاتھوں سے چھوٹ کر مسلمانوں کے پاس اپنے فدیہ کی رقم لینے آئے لیکن رقم مہیا کرنے سے عاجز رہے تو ایسی صورت میں اسے کافروں کی طرف واپس جانے نہیں دیا جائے گا (ملاحظہ ہو مادہ. اسر/ ۲)

اگر عورت جنگ میں حصہ لے تو مال غنیمت میں سے اسے بھی تھوڑا بہت دے دیا جائے (ملاحظہ ہو مادہ. غنیمہ/ ۱ب ۲)

لونڈی سے حق ملکیت کی بنا پر جماع کرنا (ملاحظہ ہو مادہ. تسری)

مرض (بیماری)

بیمار کا نکاح کرنا (ملاحظہ ہو مادہ. نکاح/ ۲ب)

Marfat.com

اگر شوہر مرض الموت میں بیوی کو طلاق دے دے تو شوہر کے ترکہ میں اس کی وراثت (ملاحظہ ہو مادہ: ارث/۲ب۲)

مزارعہ (مزارعت)

۱۔ تعریف:

اپنی زمین کاشت کے لئے یا اس پر کام کرنے کے لئے اس شرط پر کسی کے حوالے کرنے کا نام مزارعت ہے کہ پیداوار دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گی۔

۲۔ اس کی مشروعیت

مزارعت مشروع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ آدھی پیداوار پر معاملہ طے کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے یہی طریقہ جاری رکھا۔ (۱) حضرت عثمانؓ اپنی زمین تہائی حصے کی بٹائی پر دیا کرتے تھے (۲)

مزدلفہ (مزدلفہ)

عرفات سے مزدلفہ کو روانگی (ملاحظہ ہو مادہ: حج ۷)

مسجد (مسجد)

۱۔ مسجد میں مقدمات کے فیصلے کرنا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد میں مقدمات کے فیصلوں کے لئے عدالت لگاتے تھے۔ (ملاحظہ ہو مادہ: قضاء/۲)

۲۔ مسجد میں وضو کرنا:

مسجد میں وضو کرنا جائز ہے۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور [illegible] مسجد میں وضو کرتے تھے۔ حضرات طشت یعنی سلفچی منگواتے اور اس میں وضو کرتے (۳)

۳۔ مسجد میں دسترخوان بچھا دینا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبادت کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں [illegible] فقراء اور مساکین کے لئے مسجد میں ایک دسترخوان بچھا رکھا تھا (۴)

۴۔ مسجد میں سونے کا حکم:

مسجد میں سو جانا مباح ہے۔ اہل صفہ کی رہائش مسجد نبوی میں تھی۔ یہ حضرات وہیں سوتے

Marfat.com

تھے (۵) حضرت عثمانؓ اپنی خلافت کے دوران مسجد میں قیلولہ کرتے تھے اور جب اٹھتے تو آپ کے دونوں پہلو پر چٹائی کے نشانات بنے ہوتے تھے۔ آپ فرماتے: "دیکھو یہ امیر المومنین ہیں، دیکھو یہ امیر المومنین ہیں" (۶) (ملاحظہ ہو مادہ: امارۃ/۴د)

۵ مسجد میں کام کاج کرنا:

مسجد میں کام کاج مثلاً کپڑے سینا، تجارت کرنا اور اس قسم کے دوسرے کام جائز نہیں ہیں۔ اس لئے کہ مسجدیں ان کاموں کے لئے نہیں بنائی جاتی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں حضرت عثمان کے ساتھ ایک مسجد کے پاس سے گزرا، حضرت عثمان نے مسجد میں ایک درزی کو کام کرتے ہوئے دیکھا، آپ نے اسے نکال دینے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا: امیر المومنین! بعض اوقات مسجد میں جھاڑو دی جاتی ہے، چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور اس کے دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ابوالحسن، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جنبوا مساجدکم صناعکم تم اپنی مسجدوں کو اپنے اہل حرفت وصنعت سے بچا کر رکھو۔ (۷)

۶۔ مسجد میں نماز جنازہ کی ادائیگی (ملاحظہ ہو مادہ: صلاۃ/۱۹د)

۷۔ مسجد نبوی کی تجدید اور اس میں سے دل کو مشغول کرنے والی چیزوں کا انخلاء۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ۲۹ھ میں مسجد نبوی کی عمارت کی مکمل تجدید کی اور اس میں اضافہ بھی کیا۔ آپ نے اس کی دیواروں میں تراشے ہوئے پتھر لگوائے اور ان پر چونا مٹی کا پلستر کروایا۔ ستونوں میں کچی اینٹوں کی بجائے پتھر چنوا دیئے۔ اس طرح مسجد کا طول ۱۶۰ گز اور عرض ۱۳۰ گز ہو گیا (۸)

آپ نے مسجد کی دیواروں کو بھی پہلے کی نسبت زیادہ بلند کر دیا اور دیواروں کے بالائی حصے میں چھت کے قریب دائیں بائیں روشندان بنوا دیئے (۹)

آپ نے خوبصورتی کی خاطر چھت سے ترنج کی شکل کے لٹو لٹکا دیئے۔ اب حالت یہ ہو گئی کہ جو شخص بھی مسجد میں داخل ہوتا اس کی نظر پہلے ترنج نما چیز کی طرف اٹھ جاتی، حضرت عثمانؓ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے انہیں وہاں سے ہٹانے کا حکم دیا (۱۰) (ملاحظہ ہو مادہ: صلاۃ/۳ج)

مشاع:۔

(ایسی مشترک چیز جس میں حصہ داروں کے حصوں کا تعین نہ ہوا ہو)

مشاع کی بیع:

(ملاحظہ ہو مادہ: بیع/۱ج)

Marfat.com

مصلحہ (مصلحت. مفاد)

مفاد عامہ کو مفاد خاصہ پر مقدم کرنا (ملاحظہ ہو مادہ: اسر/۲)

مضاربہ

(ایسی شراکت جس میں سرمایہ ایک شخص کا ہو اور کام دوسرا کرے)

مادہ: شرکہ

مضمضہ (کلی کرنا)

وضو میں کلی کرنا (ملاحظہ ہو مادہ: وضوء/۳الف)

غسل میں کلی کرنا

(مادہ: غسل/۲)

مغرب (مغرب)

مغرب کی نماز کا وقت (ملاحظہ ہو مادہ: صلاۃ/۶ج)

مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا (ملاحظہ ہو مادہ: صلاۃ/۱۸)

مفقود (گمشدہ)

۱۔ تعریف:

مفقود اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کہیں جا کر اس طرح گم ہو گیا ہو کہ اس کے متعلق کسی کو کچھ نہ معلوم ہو کہ آیا زندہ ہے یا مر چکا ہے۔

حضرت عثمانؒ گمشدگی کے مختلف حالات کے درمیان فرق نہیں کرتے تھے (۱۱) یعنی اس کی گمشدگی ایسے سفر کے دوران ہوئی جس میں ظاہری طور پر ہلاکت کا اندیشہ ہو یا کسی اور طریقے سے یہ گمشدگی عمل میں آئی ہو۔ آپ کا قول ہے: "جو عورت بھی اپنے خاوند کو گم کر بیٹھے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے تو وہ چار برس تک انتظار کرے گی۔ پھر اس کے بعد چار مہینے دس دن عدت پوری کرے گی" (۱۲) آپ نے اس قول میں گمشدگی کے مختلف حالات کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھا۔

۲ مفقود کے احکام:

مفقود کی بیوی اپنے شوہر کی واپسی کا چار برس تک انتظار کرے گی۔ اگر شوہر اس دوران میں واپس آ جائے تو

Marfat.com

فیصلہ دیا کہ اس کی بیوی اس مدت کے اختتام پر وہ عدت وفات یعنی چار مہینے دس دن کی عدت گزارے گی۔ اس کے بعد اگر وہ نکاح کرنا چاہے تو اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہو گا۔ اگر نکاح کے بعد اس کا پہلا شوہر یعنی مفقود واپس آجائے تو اسے یہ اختیار دیا جائے گا کہ یا تو اس کی بیوی اس کے پاس واپس چلی جائے یا وہ مہر کی رقم واپس لے لے۔ سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے مفقود کے متعلق یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس کی بیوی چار برس تک اس کی واپسی کا انتظار کرے گی۔ اس کے بعد چار مہینے دس دن مزید عدت پوری ہونے تک انتظار کرے گی۔ پھر اگر چاہے تو نکاح کر لے گی۔ اس کے بعد اگر اس کا پہلا شوہر واپس آجائے تو اسے یہ اختیار دیا جائے گا کہ یا اپنی بیوی کو واپس لے لے یا مہر کی رقم واپس لے لے (۱۳) سہیمہ بنت عمیر شیبانی سے منقول ہے کہ اس کا شوہر صیفی بن قتیل مجاہدین کے ساتھ ایک معرکے میں گیا اور پھر گم ہو گیا، اسے پتہ نہ چل سکا کہ آیا وہ زندہ بھی ہے یا مر گیا ہے۔ اس نے چار برس تک انتظار کیا اور پھر عباس بن طریف قیسی سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد اس کا مفقود شوہر واپس آگیا۔ اس کے اہل خاندان حضرت عثمانؓ کے پاس گئے۔ آپ اس وقت باغیوں کے محاصرے میں تھے، آپ چھت پر نمودار ہوئے اور فرمایا۔ "میں اس حالت میں تمہارے مقدمے کا کیا فیصلہ کر سکتا ہوں۔" ان لوگوں نے عرض کیا کہ آپ جو فیصلہ کریں گے ہم اسے قبول کر لیں گے۔ اس پر آپ نے یہ فیصلہ دیا کہ پہلے شوہر کو بیوی واپس لینے یا مہر کی رقم واپس لینے کے درمیان اختیار دیا جائے گا (۱۴)

۳۔ مفقود کی میراث:

مفقود کی میراث چار سال کے اختتام کے دن تقسیم کر دی جائے گی۔ زہری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کی ہے (۱۵)

مفلس (دیوالیہ، مفلس) (ملاحظہ ہو مادہ: فلس)

مفوضہ (وہ عورت جسے اختیار تفویض کر دیا گیا ہو)

ایسی عورت جسے طلاق دینے کا اختیار تفویض کر دیا گیا ہو (ملاحظہ ہو مادہ: طلاق / ۲ الف ۲)

مکاتب (مکاتب) (ملاحظہ ہو مادہ: رق / ۵)

مکہ (مکہ مکرمہ)

۱۔ مکہ مکرمہ کے حدود:

مکہ مکرمہ کے حدود وہی ہیں جو حرم کے حدود ہیں۔ ان حدود کا تعین حضرت ابراہیم علیہ

Marfat.com

السلام نے حضرت جبریل کی رہنمائی میں کیا تھا۔ پھر یہ اسی طرح قائم رہے، حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال حضرت تمیم بن اسد خزاعیؓ کو وہاں بھیج کر ان کے ہاتھوں نئے سرے سے نشانات لگوا کر انہیں برقرار رکھا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں قریش کے چار آدمیوں کو جو مکہ مکرمہ کے دیہات میں پھرا کرتے تھے، حرم کے نشانات کی نئے سرے سے تنصیب کے لئے بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ ہر ایسی وادی جس کا ڈھلان حرم کے رخ ہو اس پر نشان نصب کر کے اسے حرم میں داخل کر دیں۔ اور جس وادی کا ڈھلان حل (حدود حرم سے باہر کا علاقہ) کی طرف ہو اسے حل میں شامل کر دیں (۱۶)۔ یہی صورت حال حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں باقی رہی اور آج تک باقی ہے۔

ہم بدیہی طور پر یہ دیکھ سکتے ہیں کہ حرم کا منطقہ وہ نہیں ہے جو احرام کا منطقہ ہے۔ منطقہ حرم مکہ مکرمہ ہے جس کے چاروں طرف ایک تنگ پٹی ہے لیکن منطقہ احرام اس سے کہیں وسیع اور بڑا ہے اس کے حدود وہ خطوط مستقیم ہیں جو ذات عرق، قرن المنازل، یلملم، جحفہ، ذوالحلیفہ اور ماورائے جدہ سے سمندر تک کے علاقوں کو آپس میں ملاتے ہیں۔

۲۔ احکام مکہ:

(ملاحظہ ہو مادہ: حرم/ا

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ مکہ مکرمہ کے مکانات کی بیع کے جواز کے قائل نہیں تھے۔ آپ نے فرمایا: "مکہ میں میری اقامت گاہ میں میرے بچے رہیں گے اور جسے وہ پسند کریں گے اسے وہاں اقامت پذیر ہونے دیں گے۔ (۱۷) اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ اقامت گاہ فروخت نہیں کی جائے گی۔ اس قول کی ایک توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ آپ نے اس اقامت گاہ کو شاید وقف کر دیا تھا۔

من (احسان کرنا)

قیدیوں پر احسان کرنا (ملاحظہ ہو مادہ: اسر ۲ ج)

منی (منی۔ مادۂ تولید)

منی کا خروج بالغ ہونے کی ایک نشانی ہے (ملاحظہ ہو مادہ: بلوغ ۲ الف)

منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے (ملاحظہ ہو مادہ: غسل الف)

مہر (مہر)

(ملاحظہ ہو مادہ: نکاح د)

Marfat.com

موت (موت)

۱۔ زندہ شخص کا اپنی قبر کے لئے جگہ خریدنا:

یہ جائز ہے کہ کوئی انسان اپنی زندگی میں اپنی قبر کے لئے جگہ خرید کر رکھ لے اور وہاں دفن کئے جانے کی وصیت کر جائے۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے لئے قبر کی جگہ خرید کر اس میں دفن کئے جانے کی وصیت کی تھی (۱۸)

۲۔ میت کو غسل دینا:

بعض صحابہ کرام کے متعلق یہ مشہور ہے کہ انہوں نے اپنی بیویوں کو غسل دیا تھا اور کسی نے ان کے اس فعل پر تنقید نہیں کی. حضرت علیؓ نے اپنی بیوی حضرت فاطمہؓ کو غسل دیا تھا (۱۹)۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے تو یہاں تک فرمایا کہ مرد اپنی بیوی کو دوسروں کی بہ نسبت غسل دینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ صحابہ کرام میں سے کسی کی طرف سے اس قول کی مخالفت معلوم نہیں ہو سکی (۲۰)

۳۔ میت کی تکفین:

جب محرم احرام کی حالت میں مرجائے تو موت کی وجہ سے اس کا احرام منقطع نہیں ہو گا۔ اس لئے احرام کے کپڑوں میں اس کی تکفین ہوگی۔ اس کا سر ڈھانپا نہیں جائے گا اور نہ ہی خوشبو لگائی جائے گی۔ یہ بات پہلے بھی گزر چکی ہے۔ (ملاحظہ ہو مادہ: احرام/ ۴ ب)

۴۔ نماز جنازہ:

(ملاحظہ ہو مادہ: صلاۃ/ ۱۹)

۵۔ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانا اور نہ کھڑے ہونا دونوں باتیں منقول ہیں. بعض صحابہ کی یہ رائے تھی کہ ترک قیام سے قیام کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اس لئے کہ ترک قیام کا حکم بعد میں وارد ہوا۔ بعض صحابہ کی رائے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ترک قیام بیان جواز کے لئے تھا۔ اور یہ کہ اس معاملے میں بڑی گنجائش ہے۔ جو شخص چاہے کھڑا ہو جائے اور جو چاہے نہ کھڑا ہو۔ حضرت عثمانؓ بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے۔ آپ کی رائے میں ایک مسلمان کو جنازہ دیکھ کر قیام کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ہے۔ آپ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک جنازہ دیکھ کر قیام کر لیا اور فرمایا: "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے دیکھا ہے" (۲۱)

۶۔ جنازہ اٹھا کر لے جانے کی کیفیت:

دو بانسوں کے درمیان جنازہ رکھ کر اٹھا لینا مباح ہے۔ عیسیٰ بن طلحہ نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو اپنی ماں کا جنازہ دو بانسوں کے درمیان اٹھائے دیکھا تھا۔ پھر جب تک جنازہ زمین پر رکھ نہیں دیا گیا آپ اپنی والدہ کے جنازے سے جدا نہیں ہوئے (۲۲)

۷۔ جنازے کے ساتھ پیدل چلنا:

الف۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا جنازے کے آگے چلنا افضل ہے یا پیچھے! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے آگے چلنا افضل سمجھتے تھے اور خود بھی ایسا ہی کرتے تھے (۲۳)

ب۔ مسلمان کے لئے کافر کے جنازے کے ساتھ چلنا جائز ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرامؓ نے حارث بن ربیعہ کی ماں کے جنازے کی مشایعت کی تھی جو نصرانی تھی۔ اور کسی نے اس پر کسی منفی ردعمل کا اظہار نہیں کیا تھا (۲۴)

۸۔ میت کی قبر:

ملاحظہ ہو مادہ: قبر)

۹۔ میت کی تدفین:

میت کی تدفین دن اور رات میں کسی وقت بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عثمانؓ کی تدفین رات کے وقت عشاء کی نماز کے بعد عمل میں آئی تھی۔ زرعہ بن عمر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عثمانؓ کو عشاء کی نماز کے بعد دفن کیا اور ان کا جنازہ اٹھانے والے پانچ آدمیوں میں سے یہ بھی تھا (۲۵)

۱۰۔ جنازے اٹھانے کے بعد وضو کرنا:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ اس بات کے قائل تھے کہ جنازہ اٹھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی سند سے آپ سے روایت کی ہے کہ جو شخص بھی جنازہ اٹھائے وہ وضو کرے (۲۶) آپ کا قول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق ہے جس کی روایت حضرت ابوہریرہؓ نے مرفوعاً آپ سے کی ہے کہ من غسل میتاً فلیغتسل ومن حملہ فلیتوضأ (جس شخص نے کسی میت کو غسل دیا وہ خود غسل کرے اور جو شخص بھی جنازہ اٹھائے وہ وضو کرے۔ (۲۷)

Marfat.com

۱۱۔ وراثت جاری ہونے کے لئے مورث کی موت شرط ہے.

(ملاحظہ ہو مادہ. ارث / ۳ الف)

موضحہ

(ایسا زخم جس سے ہڈی نظر آجائے)

موضحہ زخم اور اس کی وجہ سے واجب ہونے والی دیت (ملاحظہ ہو مادہ. جنایہ / ۳ ج ۱)

میقات (میقات)

حج اور عمرے کے لئے میقات سے احرام باندھنا (ملاحظہ ہو مادہ. احرام / ۲)

Marfat.com

فٹ نوٹ حرف "المیم"

--م--

(۱) المحلی جلد ۸ ص ۲۱۴. المغنی جلد ۵ ص ۳۶۰. ۳۶۱. ۳۸۴

(۲) خراج ابی ابو سف ص ۱۰۷

(۳) مصنف ابن ابی شیبہ جلد اول ص ۶. المغنی جلد ۳ ص ۲۰۶

(۴) البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۱۴۸

(۵) المحلی جلد ۴ ص ۲۴۱

(۶) سنن بیہقی جلد ۲ ص ۴۴۷. کشف الغمہ جلد اول ص ۱۸۲

(۷) کنز العمال جلد ۸ ص ۳۱۶. کشف الغمہ جلد اول ص ۸۱

(۸) ایک ذراع یعنی گز ۸۵ سینٹی میٹر کا ہوتا ہے

(۹) المساجد مصنفہ دکتور حسین مولس

(۱۰) ابن ابی شیبہ جلد اول ص ۲۹

(۱۱) المحلی جلد ۱۰ ص ۱۴۰

(۱۲) سنن بیہقی جلد ۷. ص ۴۴۵

(۱۳) المحلی جلد ۹ ص ۱۲۶. ۱۲۷. جلد ۱۰ ص ۱۳۶. ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۲۱۹ سنن بیہقی جلد ۷ ص [illegible] کنز العمال جلد ۸ ص ۲۹۵. کشف الغمہ جلد ۲ ص ۱۶۸ المغنی جلد ۷ ص ۴۹۱

(۱۴) سنن بیہقی جلد ۷ ص ۴۴۷. المحلی جلد اول ص ۱۳۶. المغنی جلد ۷ ص ۴۹۹

(۱۵) المحلی جلد ۱۰ ص ۱۳۶

(۱۶) کنز العمال رقم ۳۸۰۹۳

(۱۷) ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۹۱

(۱۸) المغنی جلد ۲ ص ۵۱۰

(۱۹) المغنی جلد ۲ ص ۵۲۴. صفوۃ الصفوۃ جلد ۲ ص [illegible]

(۲۰) المحلی جلد ۵ ص ۵۷۱

Marfat.com

(۲۱) کنزالعمال جلد۱۵ص۷۲۵

(۲۲) سنن بیہقی جلد۴ص۲۰

(۲۳) الموطا جلد۱ص۲۲۵. المحلی جلد۵ص۱۶۵ کنزالعمال جلد۱۵ص۷۲۱. المجموع جلد۵ص۲۳۸. المغنی جلد۲ص۴۷۴. نیل الاوطار جلد۴ص۱۱۶. کشف الغمہ جلد۱ص۱۶۶

(۲۴) المحلی جلد۵ص۱۱۷

(۲۵) ابن ابی شیبہ ج۱ص۱۵۲. سنن بیہقی جلد۴ص۳۱. المغنی جلد۲ص۵۵۵

(۲۶) ابن ابی شیبہ جلد اول ص۱۵۴

(۲۷) ترمذی شریف و دیگر سنن

Marfat.com

حرف النون

ـــــ ن ـــــ

نافلہ زائد، نفلی عبادت

نافلہ ہراس عبادت کو کہتے ہیں جو فرض عبادات سے زائد ہو

نفل نماز:

دیکھئے مادہ: صلاۃ، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸)

نفلی روزہ:

(دیکھئے مادہ: صیام، ۶، ۷)

نفلی صدقہ:

(دیکھئے مادہ: صدقہ)

نفل نماز کے لئے اذان اور اقامت کی عدم مشروعیت (دیکھئے مادہ: اذان، ۲)

نبی (نبی۔ پیغمبر)

انبیاء کے چھوڑے ہوئے تبرکات کی حفاظت اور نگہداشت میں کوشاں رہنا مشروع ہے
انگوٹھی، کپڑے وغیرہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں پہنچی۔ ۳۰ھ کی میں یہ انگوٹھی حضرت عثمانؓ کی انگلی سے پھسل کر مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر اریس نامی ایک کنویں میں گر گئی۔ حضرت عثمان نے اس کی تلاش میں بڑی رقم صرف کی اور بڑا زور لگایا لیکن وہ ہاتھ نہ آئی اور نہ اس کا کچھ پتہ چلا (۱)

نبیذ (نبیذ)

نبیذ اس پانی کو کہتے ہیں جس میں کوئی میٹھی شے مثلاً خرما، منقی وغیرہ ڈال کر خوش ذائقہ بنایا جاتا ہے۔

نبیذ کے احکام:

(دیکھئے مادہ: اشربہ، ۱)

Marfat.com

نجاسہ (نجاست)

۱۔ اس کی قسمیں :

نجاست کی دو قسمیں ہیں ظاہری اور معنوی

نجاست معنوی وہ نجاست ہے جس سے وضو ٹوٹ جائے یا غسل واجب ہو جائے (ملاحظہ ہو مادہ . وضو / ۴ اور مادہ . غسل / ۱)

نجاست ظاہری یا مادی مثلاً پیشاب ، پاخانہ ، مردار وغیرہ

۲۔ نجاست میں احتیاط .

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نجاست کے معاملے میں بہت احتیاط کرتے تھے ، حتیٰ کہ جن کپڑوں میں آپ بیت الخلا جاتے انہیں پہن کر مسجد میں داخل نہیں ہوتے تھے ۔ (۲)

۳۔ جوتوں کی طہارت .

جوتا پاک ہوتا ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ کوئی نجاست لگی ہوئی نہ ہو ۔ حضرت عثمانؓ جوتوں سمیت نماز پڑھا کرتے تھے ۔ (۳)

نرد (ایک قسم کا کھیل)

نرد ایک قسم کا کھیل ہے اور یہ نرد شیر کے نام سے مشہور ہے ۔ یہ اسی نام سے حدیث میں مذکور ہوا ہے آپ کا ارشاد ہے من لعب النردشیر فکانما غمس یدہ فی لحم الخنزیر و دمہ جس شخص نے نرد کے کھیل کو ہاتھ لگایا اس نے گویا خنزیر کے خون اور گوشت سے اپنا ہاتھ ملوث کر لیا ۔ (۴)

نرد کے آلات کو رکھنے اور اس سے کھیلنے کی حرمت (ملاحظہ ہو مادہ . لہو / ۲)

جو شخص نرد کا کھلاڑی ہو اس کی گواہی قابل رد ہے ۔ (ملاحظہ ہو مادہ . شہادۃ / ۱ ج)

نسب (نسب)

نسب ثابت ہوتا ہے فراش ، یعنی ہم بستری سے خواہ یہ ہم بستری عقد نکاح کی بنا پر ہوئی ہو یا ملک یمین کی بنا پر ۔ عقد نکاح کی وجہ سے نسب کے ثبوت کی دلیل وہ روایت ہے جس کے راوی خلاس بن عمرو ہیں ۔ وہ کہتے ہیں : ”ایک لونڈی قبیلہ طی میں آئی اور اپنے آپ کو آزاد خاتون ظاہر کیا ۔ اس قبیلے کے ایک شخص نے اس سے نکاح کر لیا اور اس کے ہاں کئی بچے پیدا ہوئے ۔ پھر اس لونڈی کا آقا بھی پھرتا پھراتا وہاں جا پہنچا ۔ جھگڑا حضرت عثمانؓ کے پاس لایا گیا ، آپ نے فیصلہ سنایا کہ بچے اس لونڈی کے آقا کی ملکیت ہوں گے اور

Marfat.com

شوہر نے جواز دواجی تلذذ حاصل کر لیا وہی اس کا حصہ ہے. نیز آپ نے باپ کے لئے یہ طریقہ مقرر کر دیا کہ وہ اپنے بچے فی راس کے بدلے دو راس دے کر اس کی ملکیت چھڑائے گا (۵) یعنی آپ نے بچوں کی ماں کے آقا سے. جو ان کا مالک بن چکا تھا. انہیں چھڑانے کا یہ فدیہ مقرر کیا اور اس طریقے سے عقد نکاح کی بنا پر اولاد کا نسب ان کے باپ سے ثابت کر دیا۔

۔۔۔عجمی مشرکین کی اولاد کا نسب ان کے آباء سے ثابت ہو گا (ملاحظہ ہو مادہ. ارث: ۲ الف ۳)

تسری کی بنا پر نسب کا ثبوت. یعنی ایسی صورت میں جب کہ کوئی شخص اپنی لونڈی سے ہم بستری کرے اور پھر اس کے بطن سے اولاد پیدا ہو. تو اس کی دلیل یہ ہے کہ ام ولد اپنے آقا کی وفات کے بعد اس لئے آزاد ہو جاتی ہے کہ اس کے بطن سے اس کے آقا کی اولاد پیدا ہوئی ہے. اس لئے اس اولاد کا نسب بھی اسی آقا سے ثابت ہو گا (ملاحظہ ہو مادہ. رق/۶)

نسیہ (ادھار)

ادھار کا سود (ملاحظہ ہو مادہ. ربا/ ۲ الف)

۔۔۔کسی چیز کو اس کی جنس کے بدلے فروخت کرنے کی صورت میں ادھار کی ممانعت (ملاحظہ ہو مادہ. ربا/ ۲ ب)

نصاب (نصاب. مال کی وہ مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے)

زکوٰۃ کا نصاب (دیکھئے مادہ. زکوٰۃ)

چوری میں قطع ید کے لئے نصاب (ملاحظہ ہو مادہ. سرقہ ۴ الف ۱)

نعل (جوتا)

جوتوں سمیت نماز پڑھنا (ملاحظہ ہو مادہ. صلاۃ ۲) اور (مادہ نجاسہ ۳)

نفی (جلاوطن کر دینا)

کسی کو اس کے وطن سے دور کر دینے کا نام نفی ہے

حد زنا میں جلاوطن کر دینا (ملاحظہ ہو مادہ. زنا ۴)

کسی کو تعزیراً جلاوطن کر دینا (ملاحظہ ہو مادہ. تعزیر ۴)

نکاح (نکاح)

حضرت عثمان رضی اللہ نے اقوال کی روشنی میں ہم اس موضوع پر درج ذیل نکات سے بحث کریں گے:

Marfat.com

۱۔ تعریف، ۲۔ شوہر، ۳۔ بیوی، ۴۔ ولی، ۵۔ مہر، ۶۔ عقد نکاح میں شرط

۱۔ تعریف

نکاح اس عقد کو کہتے ہیں جس کی بنا پر میاں بیوی میں سے ہر ایک کے لئے دوسرے سے تلذذ کا حصول حلال ہو جاتا ہے

۲۔ شوہر:

الف۔ شوہر یا تو آزاد مرد ہو گا یا غلام ہو گا

اگر آزاد ہے تو اس کے لئے بیک وقت چار بیویاں رکھنا جائز ہے، اگر اس کے عقد میں چار بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دے اور تین بیویاں رہ جائیں تو اس کے لئے چوتھی بیوی کی عدت کے اندر کسی اور عورت سے نکاح کر لینا جائز ہے، لیکن اگر اس نے چوتھی کو ایک یا دو طلاقوں کی صورت میں طلاق رجعی دی ہو گی تو وہ اس وقت تک کسی اور عورت سے نکاح نہیں کر سکے گا جب تک یہ چوتھی اس سے علیحدہ نہ ہو جائے، یعنی اس کی عدت ختم نہ ہو جائے (۶)

اگر شوہر غلام ہے تو اسے بیک وقت دو سے زائد بیویاں رکھنے کا حق نہیں ہے، یعنی آزاد آدمی کی بہ نسبت نصف، اس پر سب کا اجماع ہے (۷)

ب۔ بیمار کا نکاح کر لینا:

جب انسان مرض الموت میں گرفتار ہو تو اسے اپنے مال کو یونہی بکھیر دینے اور لٹا دینے سے روک دیا جائے گا اور اس پر تہائی سے زائد مال تبرع کے طور پر خرچ کرنے پر پابندی ہو گی، لیکن اس کا نکاح کرنا مال بکھیرنے اور لٹانے میں شمار نہیں ہو گا خواہ مہر کی رقم کم ہو یا زیادہ، اس لئے مریض کو نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کا یہی موقف تھا ان میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت زبیرؓ حضرت قدامہ بن مظعونؓ اور حضرت عبداللہ بن ربیعہؓ شامل تھے، اس وقت جو صحابہ کرام بقید حیات تھے ان میں سے کسی کی طرف سے اس موقف کو تنقید کا نشانہ نہیں بنایا گیا (۸)

ج۔ اگر بیوی مسلمان ہو تو شوہر کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے، حضرت عمرؓ کا قول ہے: "کوئی نصرانی کسی مسلمان عورت سے نکاح نہیں کر سکتا" حنظلہ بن بشر نے اپنی بیٹی کا اپنے نصرانی

Marfat.com

بھتیجے کے ساتھ نکاح کر دیا۔ عوف بن قعقاع سواری پر سوار ہو کر حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور انہیں اس بات کی اطلاع دی۔ حضرت عمرؓ نے سرکاری طور پر یہ تحریر لکھوائی: "اگر شوہر مسلمان ہو جائے تو وہ اس کی بیوی رہے گی ورنہ دونوں میں علیحدگی کر دی جائے گی" وہ نصرانی مسلمان نہیں ہوا. چنانچہ دونوں میں علیحدگی کرا دی گئی اور قعقاع نے اس سے نکاح کر لیا (۹) حضرت عمرؓ کے اس فیصلے پر حضرت عثمانؓ یا کسی اور صحابی کی طرف سے کوئی تنقید نہیں ہوئی۔

د۔ شوہر اور بیوی دونوں کے لئے یہ شرط ہے کہ انہوں نے حج یا عمرے کا احرام باندھ نہ رکھا ہو۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: "محرم نہ تو نکاح کرے گا نہ ہی اپنے لئے یا کسی اور کے لئے پیغام نکاح دے گا" (۱۰) (ملاحظہ ہو مادہ: احرام/ ۳ د)

ھ۔ کفاءت، یعنی ہم کفو ہونا:

شوہر کے لئے بیوی کے ہم کفو ہونا شرط ہے۔ ایک شخص نے بنی لیث کی ایک ثیب (ایسی عورت جس کا نکاح ہو چکا ہو اور اب وہ بے شوہر ہو) خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا لیکن اس کے باپ نے انکار کر دیا۔ حضرت عثمانؓ نے انہیں لکھا: "اگر پیغام دینے والا ہم کفو ہے تو اس سے باپ سے کہو کہ نکاح کر دے۔ اور اگر وہ اس پر آمادہ نہ ہو تو تم لوگ خود اس کا نکاح کر دو!" (۱۱) تمام عرب آپس میں ہم کفو ہیں۔ حضرت عثمانؓ جو بنی عبد شمس سے تعلق رکھتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بنے اور یکے بعد دیگرے آپ کی دو بیٹیاں ان سے منسوب میں آئیں، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے اور بنو ہاشم کے خاندان سے تھے۔ (۱۲) اگرچہ بنو ہاشم کی فضیلت کا تمام عربوں میں اعتراف تھا۔ ایک دفعہ حضرت عثمانؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: "ہم اپنے ہاشمی بھائیوں کی اس فضیلت کے منکر نہیں جو اللہ نے انہیں ہم پر، آپ کی ذات اقدس کی بنا پر عطا کی ہے" (۱۳)

غلام کے نکاح کے لئے آقا کی اجازت (ملاحظہ ہو مادہ: استیذان ۲ ج)

۳ بیوی

بیوی میں درج ذیل شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

الف۔ مسلمان ہو یا اس کا تعلق اہل کتاب سے ہو، یعنی یہودی یا عیسائی ہو۔ حضرت عثمانؓ نے

نائلہ بنت الفرافصہ سے نکاح کیا تھا جو عیسائی مذہب کی ماننے والی اور قبیلہ بنو کلب سے تعلق رکھتی تھیں. جب کہ آپ کی دوسری مسلمان بیویاں موجود تھیں. نائلہ پھر آپ کے ہاتھ پر اسلام لے آئی تھیں (۱۴)

ب۔ ہونے والے شوہر کے لئے وہ محرم نہ ہو

۱۔ نسب کی بنا پر محرمات یہ ہیں:
انسان کی اصل خواہ وہ کتنی ہی اوپر کیوں نہ چلی جائے. مثلاً اس کا باپ. اس کی ماں. اس کے دادا. دادی اور نانا نانی۔ انسان کی فرع خواہ وہ کتنی ہی نیچے کیوں نہ چلی جائے. مثلاً اس کا بیٹا. اس کی اولاد۔ انسان کے باپ کی فرع اگرچہ کتنی ہی نیچے کیوں نہ چلی جائے. مثلاً اس کا بھائی. اس کی بہن اور ان کی اولاد۔ انسان کے دادا اور نانا کی فرع کا صرف پہلا طبقہ. یعنی چچے اور پھوپھیاں. ماموں اور خالائیں۔ ان کی اولاد اس میں شامل نہیں ہے۔

۲۔ حرمت مصاہرت. یعنی مرد اور عورت کے درمیان عقد نکاح کی بنا پر محرمات یہ ہیں:
بیوی کی اصل خواہ اوپر تک کیوں نہ چلی جائے. نیز اس کی فرع خواہ کتنی ہی نیچے تک کیوں نہ چلی جائے. باپ اور بیٹے کی بیویاں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء آیت ۲۳ میں اس کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے وَأُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَآئِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ اور تمہاری بیویوں کی مائیں. اور تمہاری بیویوں کی لڑکیاں جنہوں نے تمہاری گودوں میں پرورش پائی ہے. ان بیویوں کی لڑکیاں جن سے تمہارا تعلق زن و شو ہو چکا ہو۔ اگر تعلق زن و شو قائم نہ ہوا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے سگے بیٹوں کی بیویاں۔ سورۂ نساء آیت ۲۲ میں ارشاد ہے وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ جن عورتوں سے تمہارے آباء نے نکاح کیا ہو ان سے نکاح نہ کرو مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا۔

۳۔ رضاعت کی بنا پر محرمات (دیکھئے مادہ: رضاع)

۴۔ بعض ایسی عورتیں بھی ہیں جن سے وقتی طور پر کسی سبب کی بنا پر نکاح حرام ہوتا ہے. لیکن سبب دور ہو جانے پر نکاح حلال ہو جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

Marfat.com

ـــ مشرک عورتیں: اس لئے کہ سورۂ بقرہ آیت ۲۲۱ میں فرمان الٰہی ہے (وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ) اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لے آئیں ان سے نکاح نہ کرو۔

ـــ ایسی دو عورتوں کو بیک وقت عقد نکاح میں رکھنا جو آپس میں ایک دوسرے کے لئے محرم ہوں۔ سورۂ النساء آیت ۲۳ میں فرمان باری ہے (وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ) اور یہ کہ تم دو بہنوں کو بیک وقت عقد نکاح میں رکھو۔ عدت طلاق رجعی استمرار نکاح شمار کیا جاتا ہے اس لئے کسی ایسی عورت سے اس کی بہن کی عدت کے دوران نکاح جائز نہیں ہے (۱۵)

ـــ شوہر والی عورت جب تک اسے طلاق نہ ہو جائے اور پھر وہ عدت گزار نہ لے۔

ـــ عدت گزارنے والی عورت سے نکاح جائز نہیں جب تک اس کی عدت گزار نہ جائے (ملاحظہ ہو مادہ: عدۃ/۵)

ـــ چوتھی بیوی کی عدت کے دوران کسی پانچویں عورت سے نکاح جائز نہیں (ملاحظہ ہو مادہ: عدۃ/۵)

ج۔ ہونے والی بیوی کی رضامندی:

جس عورت سے نکاح ہونے والا ہو اس کی رضامندی شرط ہے۔ حضرت عثمانؓ جب اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتے تو اس کے مخصوص کمرے میں جا کر یہ فرماتے "فلاں شخص نے تمہارا ذکر کیا ہے، یعنی وہ تم سے نکاح کرنا چاہتا ہے" (۱۶) (ملاحظہ ہو مادہ: استئذان/۲ب)

۴۔ ولی

عورت کے نکاح میں ولی کی رضامندی شرط ہے، اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لا نکاح إلا بولی و شاهدی عدل ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ ولی سے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے نکاح کے سلسلہ میں کسی کو اپنا وکیل اور نمائندہ مقرر کر دے۔ روایت ہے کہ ایک عرب اپنی بیٹی حضرت عمرؓ کے پاس یہ کہہ کر چھوڑ گیا کہ جب کوئی کفو میسر ہو جائے تو اس سے ساتھ اس کا نکاح کر دو۔ خواہ جوتے کے تسمے کے بدلے کیوں نہ ہو۔ حضرت عمرؓ نے اس لڑکی کا نکاح حضرت عثمانؓ سے

ساتھ کر دیا۔ اس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عمرو تھا (۱۷)
یہ خاتون ام عمرو بنت جندب تھیں (۱۸) اگر ولی نکاح کی راہ میں حائل ہو جائے اور عورت اپنے نکاح کے معاملے میں ولی کی مخالفت کرنے پر تل جائے۔ دوسری طرف نکاح کا خواہش مند شخص عورت کا کفو ہو تو اس صورت میں قاضی اس عورت کا نکاح کرا دے گا۔ اور ولی کی رائے کو کوئی اہمیت نہیں دے گا۔
ایک شخص نے بنی لیث کی ایک ثیب خاتون کو پیغام نکاح دیا لیکن اس کا باپ اس رشتے پر رضامند نہیں ہوا۔ اس خاتون نے حضرت عثمانؓ کو خط لکھا۔ حضرت عثمانؓ نے جواباً تحریر کیا: "کہ اگر نکاح کا خواہش مند اس خاتون کا کفو ہے تو اس کے باپ سے کہو کہ اس کا نکاح اس سے کر دے۔ اگر باپ ایسا کرنے پر رضامند نہ ہو تو تم لوگ خود اس کا نکاح کر دو" (۱۹)

۵۔ مہر
عقد نکاح کے بعد ہم بستری کی صورت میں یا خلوت صحیحہ کی بنا پر خواہ اس میں ہم بستری ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، عورت پورے مہر کی حقدار بن جاتی ہے۔ زرارہ بن ابی وائل سے روایت ہے کہ: "خلفائے راشدین کا یہ فیصلہ ہے کہ جب دروازہ بند ہو جائے اور پردہ لٹکا دیا جائے تو مہر کی رقم واجب ہو جاتی ہے" (۲۰)

۶۔ عقد نکاح میں شرط:
(ملاحظہ ہو مادہ: شرط) اور (مادہ: تحلیل)

۷۔ نکاح کی بنا پر ایک دوسرے کا وارث ہونا:
(ملاحظہ ہو مادہ: ارث/۲ب)

نکول (انکار)

قسم اٹھانے کو نکول کہتے ہیں
مقدمے کے فریق کے قسم اٹھانے سے انکار کرنے کی بنا پر قاضی کا اس مقدمے کے سلسلے میں فیصلہ سنا دینا
(ملاحظہ ہو مادہ: قضاء/۳ھ)

نوم (سونا)

۔۔۔ مسجد میں سونا (ملاحظہ ہو مادہ: امارہ/۴د) اور (مادہ: مسجد/۴)
سو جانا ناقض وضو ہے (ملاحظہ ہو مادہ: وضو/۴ب)

Marfat.com

فٹ نوٹ حرف "النون"

ن

(۱) البدایۃ والنہایہ جلد۷ ص۱۵۵

(۲) کشف الغمہ جلد۱ ص۳۶

(۳) نیل الاوطار جلد۲ ص۱۳۵

(۴) مسلم شریف باب تحریم اللعب بالنرد شیر۔ ابو داؤد کتاب الادب۔ باب النہی عن اللعب بہ۔

(۵) المحلی جلد۸ ص۱۳۷، ۱۴۱ نیز جلد۱۰ ص۳۷۔ کشف الغمہ جلد۲ ص۶۷

(۶) المحلی جلد۱۰ ص۲۸۔ مصنف عبدالرزاق جلد۶ ص۲۱۷

(۷) المغنی جلد۶ ص۵۴۰

(۸) المحلی جلد۱۰ ص۲۶

(۹) موسوعہ فقہ عمر مادہ۔ نکاح، ۳ ب۱

(۱۰) کنز العمال جلد۵ ص۲۶۸۔ المجموع جلد۷ ص۲۹۰

(۱۱) ابن ابی شیبہ جلد۱ ص۲۰۸ ب۔ کنز العمال جلد۱۶ ص۵۲۸

(۱۲) المغنی جلد۶ ص۴۸۳

(۱۳) المغنی جلد۶ ص۴۸۳

(۱۴) سنن بیہقی جلد۷ ص۴۷۲۔ کشف الغمہ جلد۲ ص۶۵۔ المغنی جلد۶ ص۵۸۹۔ احکام القرآن [illegible]

(۱۵) المغنی جلد۶ ص۵۴۴

(۱۶) کنز العمال جلد۱۶ ص۴۹۹

(۱۷) المغنی جلد۶۔ ص۴۷۶

(۱۸) صفوۃ الصفوۃ جلد اول ص۲۹۵

(۱۹) ابن ابی شیبہ جلد اول ص۲۰۸ ب۔ کنز العمال جلد۱۶ ص۵۲۸۔ المغنی جلد۶ ص۴۷۶

(۲۰) المحلی جلد۹ ص۴۸۳

Marfat.com

حرف الھاء

- ھ -

ہبہ (ہبہ)

۱۔ تعریف:

اپنی زندگی میں کسی کو اپنی کسی چیز کا کسی عوض کے بغیر مالک بنا دینا ہبہ کہلاتا ہے۔

۲۔ ہبہ میں اولاد کے درمیان مساوات

جب ایک شخص کے کئی بچے ہوں اور وہ کسی ایک کو کوئی چیز ہبہ کرے تو بقیہ اولاد کو بھی اس طرح ہبہ کرنا چاہئے۔ ایسا کرنا عدل و مساوات کے نقطۂ نگاہ سے ضروری ہے۔ البتہ اگر وہ اپنے کسی بیٹے کو بھلائی کے کسی کام یا کارِ خیر کے صلے میں کوئی چیز ہبہ کر دے تو ایسی صورت میں دوسرے بچوں کو بھی مساوی طور پر ہبہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ معاویہ بن حیدہ کہتے ہیں کہ ان کے والد حیدہ کے مختلف بیویوں سے بیٹے تھے۔ معاویہ کے کم سن علاتی بھائی تھے۔ حیدہ اچھے خاصے مالدار آدمی تھے۔ انہوں نے یہ سارا مال صرف اپنی بیوی کی اولاد کے نام کر دیا۔ یہ دیکھ کر معاویہ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور انہیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ حضرت عثمانؓ نے حیدہ کو یہ اختیار دیا کہ یا تو وہ اپنا ہبہ کیا ہوا سارا مال واپس لے لیں یا پھر تمام بچوں کے درمیان مساوی طور پر تقسیم کر دیں۔ انہوں نے اپنا مال واپس کر لیا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کی بڑی عمروں والے بچوں نے سارا مال اپنے چھوٹی عمروں والے بھائیوں کو دے دیا۔

۳۔ ہبہ کی شرط:

الف۔ ہبہ میں قبضہ شرط ہے قبضے کے بعد یہ عقد لازم ہو جاتا ہے۔ اس بنا پر ہبہ کرنے والا موہوب لہ یعنی جسے ہبہ کیا گیا ہے کی طرف سے اس پر قبضہ ہونے سے پہلے پہلے ہبہ سے رجوع کر سکتا ہے اس کا یہ اقدام درست ہوگا (۲)

ب اگر موہوب لہ قبضہ کرنے کا اہل نہ ہو، مثلاً نابالغ ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے ہبہ پر قبضہ کرے گا اور اس کا یہ قبضہ اس کم سن کی طرف سے حالت ہوشمندی میں قبضہ تصور ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول ہے: "بیٹے کے مال کو حفاظت کی خاطر اپنے قبضے میں لینے کا حق سب سے بڑھ کر اس کے باپ کو ہے" (۳)

ج باپ کا اپنے بیٹے کو ہبہ کرنا: جب باپ اپنے بیٹے کو ہبہ کے طور پر کوئی چیز دے تو اس کا

Marfat.com

قائم کرنا اس کے لئے لازمی ہے. جب گواہی قائم ہو جائے گی تو یہی گواہی اس ہبہ پر قبضہ متصور ہو گی اور اس کے بعد اس ہبہ کا باپ کے قبضے میں رہ جانا درست ہو گا۔ حضرت عثمانؓ سے یہ قول منقول ہے کہ "جو شخص اپنے کم سن بچے کو کوئی چیز ہبہ کے طور دیدیتا ہے اور بچہ اسے سنبھالنے اور اس کی حفاظت کرنے کے قابل نہیں ہوتا، لیکن باپ اس کا اعلان کر دیتا ہے نیز اس پر گواہ بھی بنالیتا ہے، تو یہ ہبہ جائز ہو گا اور اس کا باپ اس ہبہ کا ولی، یعنی نگران اور محافظ ہو گا" (۴) (دیکھئے مادہ: اشہاد)

ھجاء (ہجو کرنا۔ مذمت کرنا)

کسی کی مذمت کرنے اور اس کی برائیاں گنوانے کا نام ہجاء ہے

۲۔ ہجو کی تعزیری سزا:

ہجو کرنا حرام ہے، اس لئے حاکم وقت کا فرض ہے کہ ہجو کرنے والے کو اس سے باز رہنے کا حکم دے اور حکم عدولی کی صورت میں مناسب سزا دے جو اس کام سے باز رکھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہجو کرنے پر سزا دیا کرتے تھے (۵)

ہجرۃ (ہجرت)

دار الہجرت میں صدقہ (دیکھئے مادہ: صداق)

ہدیہ (تحفہ۔ ہدیہ)

کسی شخص سے اظہار محبت یا طلب تقرب کی خاطر اپنی زندگی میں اپنی کوئی چیز کسی عوض کے بغیر اس کی ملکیت میں دیدینا ہدیہ کہلاتا ہے

---ہدیہ اور ہبہ کے احکام ایک جیسے ہیں (دیکھئے مادہ: ہبہ)

فٹ نوٹ: حرف الھاء
-ھ-

(۱)المحلی جلد۹ص۱۴۳،۱۴۹

(۲)المغنی جلد۵ص۵۹۲،۵۹۴

(۳)عبدالرزاق جلد۹ص۱۰۳،المحلی جلد۹ص۱۲۲،المغنی جلد۵ص۶۰۱

(۴)الموطاء جلد۲ ص۷۷۱، سنن بیہقی جلد۶ ص۱۷۰، کنزالعمال جلد۱۶ ص۶۴۷، المغنی جلد۵ ص۶۰۲، عبدالرزاق جلد۹ص۱۰۳، ابن ابی شیبہ جلداول ص۲۷۳ب، المحلی جلد۹ص۱۲۲

(۵)ابن ابی شیبہ جلد۴ص۱۲۷ب، سنن بیہقی جلد۸ص۲۵۳، کنزالعمال جلد۵ص۵۶۳

Marfat.com

Marfat.com

حرف الواؤ

ـــــ و ـــــ

وتر (وتر)

وتر کی نماز (ملاحظہ ہو مادہ : صلاۃ/۸)

وجہ (چہرہ)

ـــ محرم کا اپنے چہرے کو ڈھانپ لینا (ملاحظہ ہو مادہ : احرام ۳ الف)

ـــ محرم عورت کو اپنا چہرہ ڈھانپنے کی ممانعت (ملاحظہ ہو مادہ : احرام ۳ الف)

ـــ وضو میں چہرہ دھونا (ملاحظہ ہو مادہ : وضوء/۳)

وصی

(ایسا شخص جسے کسی کام کی سپرداری دی گئی ہو)

۱۔ تعریف:

وصی اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے کی طرف سے حفاظت اور تصرف کے لئے مقرر ہو۔

۲ اجنبی کو وصی مقرر کرنا:

میت کے رشتہ داروں میں سے کسی کو میت کے مال اور اولاد کی نگرانی اور حفاظت کے لئے وصی مقرر کرنا جائز ہے۔ اور اجنبی کو بھی وصی مقرر کرنا جائز ہے۔ حضرت زبیرؓ و صحابہ کرام میں سے بعض اور لوگوں نے وصی مقرر کیا تھا۔ ان میں حضرت عثمانؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت مقداد بن الاسودؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت مطیع بن الاسودؓ اور ایک اور صاحب تھے (۱)

۳ وصی کا میت کے دیئے ہوئے قرضوں کو وصول کرنا:

وصی کی ذمہ داری ہے کہ وہ میت کے قرض دیئے ہوئے اموال کی ادائیگی کا قرض لینے والوں سے مطالبہ کرے۔ انہیں اپنے قبضہ میں لے اور مستحقین پر ان کی تقسیم کرے۔ حضرت زبیرؓ، حضرت ابن مسعودؓ

وصی تھے۔ آپ نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ مجھے ابن مسعودؓ کا وظیفہ دے دیں، اس لئے کہ ان کے اہل وعیال وظیفے کی اس رقم کے بیت المال کی بہ نسبت زیادہ حقدار ہیں، چنانچہ حضرت عثمانؓ نے انہیں پندرہ ہزار درہم دیئے (۲)

وصیہ (وصیت)

۱۔ تعریف:

وصیت کسی معاوضے کے بغیر تملیک کا نام ہے، جو وصیت کرنے والے کی موت کے بعد ہوتی ہے

۲۔ الوصی:

دیکھئے مادہ: وصی

۳۔ حضرت عثمانؓ کی وصیت:

ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں کہا ہے کہ جب حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے تو آپ کا صندوق کھولا گیا اس میں ایک کاغذ ملا جس پر لکھا ہوا تھا: "یہ عثمان کا وصیت نامہ ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عثمانؓ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ کہ جنت اور دوزخ برحق ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں ہے ان تمام لوگوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے کئے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ عثمان اسی عقیدے پر زندہ ہے، اسی عقیدے پر اس دنیا سے جائے گا اور انشاء اللہ اسی عقیدے پر قیامت کے دن اٹھایا جائے گا" (۳)

وضوء (وضو)

۱۔ وضو کا برتن:

جس پانی سے وضو کیا جا رہا ہے اس کی شرط یہ ہے کہ طاہر اور مطہر ہو۔ (یعنی وہ خود پاک ہو اور پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو) اس کے بعد اگر وہ تانبے، لکڑی یا چمڑے کے بنے ہوئے برتن میں ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حسن سے روایت ہے کہ "میں نے امیر المومنین عثمانؓ کو دیکھا کہ ایک شخص لوٹے سے پانی ڈال رہا ہے اور آپ وضو کر رہے ہیں" (۴) ابن ابی شیبہ نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ حسن نے بیان کیا کہ حضرت عثمانؓ کوزے یا پتھر کے بنے ہوئے چھوٹے برتن میں پانی لے کر اس سے وضو کرتے تھے (۵)

Marfat.com

۲۔ وضو کرنے والے کا دوسرے شخص سے مدد لینا:

حضرت عثمانؓ کو یہ بات پسند تھی کہ کسی کی مدد لئے بغیر وضو کے سارے افعال خود سرانجام دیں، تاکہ ثواب کے تن تنہا مستحق ٹھہریں۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمانؓ رات کے وقت اٹھتے اور خود وضو کرتے، آپ سے کہا گیا کہ کسی خادم کو حکم کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا: "مجھے یہ پسند ہے کہ وضو خود کروں" (۶)

۳۔ وضو کے افعال:

الف۔ وضو کی کیفیت:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران نے حضرت عثمانؓ کے وضو کی کیفیت بیان کی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ آپ نے پانی کا برتن منگوایا۔ اپنی دو ہتھیلیوں پر تین دفعہ پانی ڈال کر انہیں دھویا۔ پھر برتن کے اندر اپنا ہاتھ ڈال کر پانی لیا، پھر تین دفعہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ (کہنیوں تک) دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر انہیں تر کیا اور سر اور کانوں کا مسح کیا۔ اور اس کے بعد پاؤں دھو لئے۔ ایک روایت میں ہے کہ پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھوئے۔ پھر فرمایا: "وضو کے متعلق مسئلہ پوچھنے والے کہاں ہیں! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے" (۷)

ب۔ داڑھی کا خلال کرنا:

جب وضو کرنے والا اپنا چہرہ دھونے لگے تو انگلیوں سے نیچے اپنی داڑھی کا خلال کرے۔ بشرطیکہ داڑھی موجود ہو۔ ابو وائل راوی ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ نے اپنی داڑھی کا تین دفعہ خلال کیا (۸)

ج ایک دفعہ سر کا مسح کرنا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وضو کی جس کیفیت کی روایت کی گئی ہے اس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ آپ نے ایک دفعہ سر کا مسح کیا تھا (۹) اور سر کے ایک حصے کے مسح پر اکتفا کیا تھا یعنی سر کے اگلے حصے کا مسح (۱۰)

د کانوں کا مسح:

اس بیان کردہ کیفیت میں یہ بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ آپ نے سر کے مسح کے بعد کانوں کا بھی مسح

Marfat.com

کانوں کا مسح کر لیا اور اس کے لئے نئے سرے سے پانی لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی (۱۱) اس لئے کہ آپ کانوں کو سر کا حصہ سمجھتے تھے. چنانچہ آپ کا قول ہے: "سب کو معلوم ہونا چاہئے کہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں" (۱۲)

آپ کانوں کے اندرونی اور بیرونی دونوں حصوں کا مسح کرتے تھے جیسا کہ آپ کے وضو کی کیفیت کے بیان میں گزر چکا ہے اور جس طرح عبدالرزاق نے آپ سے اس کی تصریح کی ہے (۱۳)

ھ۔ ترتیب:

نووی نے "المجموع" میں نقل کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے نزدیک وضو کے افعال میں ترتیب واجب ہے۔ (۱۴)

۴۔ وضو کو توڑنے والی چیزیں:

الف۔ ہر وہ چیز جو سبیلین. یعنی بول و براز کے راستے خارج ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر اجماع ہے کہ سبیلین سے ہر نکلنے والی چیز خواہ وہ پیشاب ہو پاخانہ ہو مذی ہو وضو کو توڑ دیتی ہے۔ حضرت عثمانؓ کا قول ہے: "مذی خارج ہونے پر وضو کرنا ضروری ہے۔ (۱۵)

ب۔ نیند کی حالت میں سہارے کے بغیر گر پڑنا:

اس لئے کہ سہارے کے بغیر جو شخص نہ ٹھہر سکے اس کی حیثیت لیٹے ہوئے انسان کی طرح ہے اور لیٹ کر سو جانے والے کا وضو بالاتفاق ٹوٹ جاتا ہے۔ اس بنا پر جو شخص بیٹھے بیٹھے سو جائے. یعنی اونگھتا رہے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سو جاتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے. سو جانے سے ان کی مراد یہ ہے کہ نماز کی انتظار میں بیٹھے بیٹھے اونگھتے رہتے تھے جس طرح کہ سنن ابی داؤد میں ہے: صحابہ کرام عشاء کی نماز کے انتظار میں بیٹھے رہتے تھے. حتیٰ کہ نیند کی وجہ سے ان کے سر اوپر نیچے ہوتے رہتے تھے۔ پھر وہ نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے" (۱۶) (ملاحظہ ہو مادہ: غسل/اج)

ج۔ انزال کے بغیر جماع:

حضرت عثمانؓ کی یہ رائے تھی کہ ایسا جماع جس میں انزال نہ ہو اس سے صرف وضو واجب

Marfat.com

ہوتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا۔ حضرت عثمانؓ سے ایک روایت میں یہ مذکور ہے۔ آپ نے حضرت زید بن خالدؓ جہنی نے اس شخص کے متعلق مسئلہ پوچھا جو اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے۔ لیکن اسے انزال نہیں ہوتا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "وہ وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور اپنے عضو تناسل کو دھو لے" (۱۷)

د۔ جنازے کو کندھا دینے کی بنا پر وضو کرنا۔

حضرت عثمانؓ جنازے کو کندھا دینے کی بنا پر وضو کر لینا مستحب سمجھتے تھے (ملاحظہ ہو مادہ موت/۱۰)

ھ۔ آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے کی بنا پر وضو کرنا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے میں آگ پر بھنا ہوا گوشت کھا لینے سے وضو کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ آپ خود وضو نہیں کرتے تھے (۱۸) آپ نے ایک دفعہ روٹی اور گوشت تناول فرمایا اور کلی کرنے کے بعد اپنے ہاتھ دھو لئے۔ اور دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیا۔ اس کے بعد وضو کئے بغیر نماز پڑھ لی (۱۹)

و۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کسی ایسی بیماری میں مبتلا کرے جس میں وضو کو توڑنے والی کسی چیز کا مسلسل اخراج ہو مثلاً سلسل البول کی بیماری جس میں پیشاب کے قطرے مسلسل ٹپکتے رہتے ہیں۔ ایسا شخص ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے گا اور نماز پڑھ لے گا۔ نماز کے دوران وضو توڑنے والی چیز کا اخراج اس کا وضو نہیں توڑے گا۔ حضرت عثمانؓ کو بھی سلسل البول کی بیماری لاحق ہو گئی تھی۔ آپ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے (۲۰)

۵۔ وضو کے دوران گفتگو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے میں وضو ایک عبادت ہے۔ اس لئے آپ وضو کے دوران کلام مکروہ سمجھتے تھے۔ خواہ یہ کلام سلام کا جواب دینا ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے آپ کا طریق کار یہ تھا کہ جب وضو کے دوران کوئی شخص آپ کو سلام کرتا تو جب تک وضو سے فارغ نہ ہو جاتے جواب نہ دیتے۔ آپ فرماتے "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے" (۲۱)

۶ وضو کے بعد اعضاء سے پانی جھاڑ کر خشک کر لینا

وضو کرنے والے کے لئے یہ جائز ہے کہ وضو سے فراغت کے بعد وہ اپنے اعضاء سے پانی جھاڑ دے یا پونچھ کر خشک کر لے۔ (۲۲) (ملاحظہ ہو مادہ تنشیف)

Marfat.com

وطء (وطی کرنا)

۱۔ وطی کی قسمیں:

وطی کی تین قسمیں ہیں:

الف۔ وطی حلال. مثلاً نکاح کی بنا پر وطی کرنا (دیکھئے مادہ: نکاح) یا اپنی لونڈی سے وطی کرنا (دیکھئے مادہ: تسری)

ب۔ اصل کے اعتبار سے حلال ہو لیکن کسی شرعی رکاوٹ کی بنا پر حرام ہو جائے. مثلاً حیض یا نفاس والی عورت کے ساتھ وطی کرنا (ملاحظہ ہو مادہ: حیض/۲) یا احرام کے دوران وطی کرنا (ملاحظہ ہو مادہ: احرام/۳ھ)

ج۔ وطی حرام:

مرد کا کسی ایسی عورت کے ساتھ وطی کرنا جس سے جنسی تعلق کے لئے کوئی وجہ جواز موجود نہ ہو (دیکھئے مادہ: زنا) اس طرح مقعد میں وطی کرنا (دیکھئے مادہ: لواطہ)

۲۔ وطی کے آثار و نتائج:

وطی پر درج ذیل آثار و نتائج مرتب ہوتے ہیں:

الف۔ ثواب جب کہ وطی حلال ہو. گناہ جب کہ وطی فی نفسہ حرام ہو یا کسی ایسے مانع شرعی کی بنا پر حرام ہو گئی ہو جس کے مانع ہونے پر سب کا اجماع ہو۔

ب۔ نکاح کی بنا پر وطی کی صورت میں مہر اور بیوی کا نان و نفقہ لازم ہو جاتا ہے (ملاحظہ ہو مادہ: نکاح/۵)

ج۔ وطی کی وہ صورت جو فی نفسہ حرام ہے۔ اس کی بنا پر دنیاوی سزا (ملاحظہ ہو مادہ: زنا/۴) اور (ملاحظہ ہو مادہ: لواطہ/۲)

د۔ بدنی عبادات مثلاً روزہ اور حج کا فاسد ہو جانا۔ اس پر سب کا اجماع ہے۔

ھ۔ غسل واجب ہو جانا (ملاحظہ ہو مادہ: غسل/اج) اور (ملاحظہ ہو مادہ: وضو/۳ج)

و۔ حرمت مصاہرت کا اثبات (مادہ: نکاح/۳ب۲)

۳۔ وہ باتیں جن کی وجہ سے وطی کرنے کا حق ختم ہو جاتا ہے:

ذیل میں وہ باتیں درج ہیں جن کی بنا پر ایک شخص کا اپنی بیوی یا لونڈی سے وطی کرنے کا حق ختم ہو جاتا ہے

Marfat.com

اور وطی کی پہلے جو حلت تھی وہ باقی نہیں رہتی:

الف۔ طلاق بائن جو مغلظہ نہ ہو

مرد کو ایسی عورت کے ساتھ وطی کرنے کا حق دوبارہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب نئے سرے سے نکاح ہو اور مہر مقرر کیا جائے اور اگر طلاق بائن طلاق مغلظہ کی شکل میں ہو تو مرد کو یہ حق اس وقت حاصل ہو گا جب عورت سے کوئی دوسرا مرد نکاح کرے۔ پھر طلاق دے اور اس کے بعد وہ دوبارہ اس کے عقد میں آ جائے (دیکھئے مادہ: طلاق)

ب۔ پوری لونڈی یا اس کے ایک حصے کو دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دینا (دیکھئے مادہ: تسری)

ج۔ ظہار کی وجہ سے وطی کرنا اس وقت تک حرام ہو جاتا ہے جب تک کفارہ ظہار ادا نہ کیا جائے۔

(ملاحظہ ہو مادہ: ظہار/۳)

۴۔ ترک وطی کی قسم کھالینا

(دیکھئے مادہ: ایلاء)

---وطی میں عزل کرنا (دیکھئے مادہ: عزل)

وقف (وقف)

۱۔ تعریف:

کسی مال کے اصل کو قائم رکھتے ہوئے اس کے فوائد و منافع کو خرچ کرتے رہنا وقف کہلاتا ہے۔

۲۔ وقف کی مشروعیت:

وقف مشروع ہے۔ حضرت عثمانؓ نے بئر رومہ کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لئے وقف کیا تھا۔ وہ چاہتا بغیر کسی معاوضہ کے اس سے پانی بھر لیتا۔ پہلے یہ کنواں ایک یہودی کی ملکیت میں تھا جو اس کا پانی فروخت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من یشتری بئر رومة یوسع بها علی المسلمین وله الجنة جو شخص بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لئے پانی کی گنجائش پیدا کر دے اس کے لئے جنت کی خوشخبری ہے۔ یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے یہودی سے آدھا کنواں خرید لیا اور بارہ ہزار درہم اس کی قیمت کے طور پر ادا کئے۔ پھر آپ نے یہودی سے کہا یا تو اس طرح کرو کہ کنواں ایک دن میرے پاس رہے اور ایک دن تمہارے پاس یا ایک ڈول تم رکھ لو اور ایک میں رکھ دوں۔ یہودی نے پہلی بات قبول کی۔ اب لوگ اس طرح کرتے کہ جس دن حضرت عثمانؓ کی باری ہوتی اس دن وہ بغیر معاوضہ ادا کئے دونوں کا پانی نکال لیتے۔ یہ دیکھ کر یہودی نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ تم نے میرا کنواں [illegible]

Marfat.com

دیا۔ اس لئے کنویں کا نصف حصہ بھی خرید لو. اس پر حضرت عثمانؓ نے آٹھ ہزار پر باقی حصہ بھی خرید لیا اور پورے کنویں کو مسلمانوں پر وقف کر دیا کہ وہ کوئی معاوضہ ادا کئے بغیر اس سے پانی حاصل کرتے رہیں۔ (۲۳)

حضرت عثمان کا اپنے مکانات کو بیٹوں کے لئے وقف کر دینا (۲۴)

وکالہ (وکیل یا نمائندہ مقرر کرنا)

۱۔ تعریف:

جن امور میں نیابت ہو سکتی ہے ان میں کسی ایسے شخص کو اپنا نائب بنا دینے کا نام وکالت ہے جس کا تصرف کرنا شرعی لحاظ سے جائز ہو

۲ جن امور میں وکالت درست ہے:

الف۔ وکالت تمام حقوق العباد میں درست ہے. مثلاً نکاح (دیکھئے مادہ: نکاح/۴) قصاص اور مقدمہ بازی وغیرہ۔ حضرت علیؓ نے عبداللہ بن جعفر کو ایک جھگڑے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عدالت میں اپنا وکیل نامزد کیا تھا اور فرمایا تھا: "جھگڑے اور مقدمے کی صورت میں بلا سوچے سمجھے گھس پڑنا ہوتا ہے اور ایسے مقام پر شیطان کی حاضری ہوتی ہے اس لئے میں وہاں جانا پسند نہیں کرتا" (۲۵)

ب وکالت ایسے حقوق اللہ میں بھی درست ہے جن میں نیابت ہو سکتی ہو. مثلاً حدود کا اجرا (ملاحظہ ہو مادہ: حد/۲ الف) اور (مادہ: اشربہ/۲ب) یا مثلاً زکوٰۃ کی ادائیگی یا حج وغیرہ

ج لیکن ایسے حقوق اللہ جن میں نیابت نہ ہو سکتی ہو ان میں وکالت درست نہیں ہوتی. یہ بدنی عبادتیں ہیں مثلاً روزہ نماز وغیرہ

وکزۃ (مکامارنا)

مکامارنے پر واجب ہونے والا جرمانہ (دیکھئے مادہ: جنایہ/۳/ج ۴)

ولاء (دوستی)

۱۔ تعریف:

اس معنوی قرابت داری کو ولاء کہتے ہیں جو کسی کو آزاد کرنے یا کسی کے ساتھ دوستی کا عقد کرنے کی بنا پر

پیدا ہوتی ہے (ملاحظہ ہو مادہ: ارث/۲ ج) اور (مادہ: ارث/۴ ط)

۲۔ آزادی دینے کی بنا پر حاصل ہونے والی ولاء:

الف۔ معتق یعنی آزادی دینے والا اس شخص کی ولاء کا حقدار ہو جاتا ہے جسے اس نے آزادی دی ہے۔ خواہ یہ مرد ہو یا عورت۔ یہ آزادی خواہ جس شکل میں بھی ملی ہو۔ مکاتبت کی وجہ سے یا ام ولد ہونے کی وجہ سے یا بلا کسی وجہ سے یا کسی اور صورت سے۔ اس لئے حضرت عثمان نے یہ بات برقرار رکھی تھی کہ ام ولد کی موت پر اس کی ولاء اس کے آقا کے لئے ہوگی [illegible]

ب۔ حق ولاء کو کھینچ لانا:

جب کوئی غلام کسی لونڈی سے نکاح کر لے اور لونڈی آزاد ہو جائے۔ پھر اس لونڈی سے جس سے اس غلام کی اولاد پیدا ہو تو اس لونڈی کی ولاء اسے آزادی دینے والے آقا کے لئے ہوگی۔ اولاد کی ولاء بھی ان کی ماں کے آقا کے لئے ہوگی۔ اس لئے کہ اس کی مہربانی سے یہ بچے آزاد قرار پائے ہیں۔ پھر جب ان بچوں کا باپ آزاد ہو جائے گا تو اس کی ولاء سے آزادی دینے والے کے لئے ہوگی اور بچوں کی ولاء بھی ان کی ماں کو آزادی دینے والے آقا سے ہاتھ سے نکل کر ان کے باپ کو آزادی دینے والے آقا کے ہاتھ میں پہنچ جائے گی اور اس طرح ان سے باپ کو آزاد کرنے والا ان کی ولاء کا حقدار بن جائے گا۔ حضرت عثمان کا فیصلہ تھا کہ بچوں کی ولاء باپ کو آزادی مل جانے کی صورت میں اس کے آقا کو حاصل ہو جائے گی [illegible] بن العوام خیبر گئے۔ وہاں انہیں چھ ایسے جوان ملے جن کی ظرافت اور [illegible] سے متاثر ہوئے۔ آپ نے ان کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ [illegible] موالی ہیں۔ حضرت زبیر نے پوچھا: "کہاں سے آئے؟" بتایا گیا کہ [illegible] کے ساتھ بدوؤں کے ایک غلام کا نکاح ہوا تھا۔ یہ سب بچے اس سے پیدا ہوئے۔ حضرت زبیر نے اس غلام کو یعنی ان جوانوں کے باپ کو بچوں کی ولاء کے [illegible] کر دیا۔ پھر ان جوانوں کو حضرت رافع سے مال لے کر اپنے مال میں شامل [illegible] مدینہ آ گئے۔ یہاں آ کر حضرت رافع نے ساری صورت حال سے آگاہ کیا [illegible] چھٹکارا کرنا چاہتے ہو تو اس کے تصفیہ کے لئے امیر المومنین عثمان کے پاس [illegible] رافع حضرت عثمان کے پاس آئے اور انہیں ساری صورت حال بتائی۔ حضرت [illegible] سے بھی انہیں آگاہ کیا۔ حضرت عثمان نے سب کچھ سننے کے بعد فرمایا [illegible]

Marfat.com

ہے۔ یہ جوان اب اس کے موالی ہیں" (۲۸)

اگر آزادی ملنے سے پہلے اولاد ہو چکی ہو تو یہ اولاد ماں کے آقا کی غلام ہوگی اور ان کی ولاء بھی اسے حاصل ہوگی۔ باپ آزاد ہو کر اس ولاء کو اپنے آقا کی طرف نہیں کھینچ سکتا۔ علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میری ماں قبیلہ حرقہ کی آزاد کردہ لونڈی تھی اور میرا باپ مالک بن اوس حدثان نصری کا مکاتب تھا۔ میرے باپ نے مکاتبت کی رقم ادا کر دی۔ قبیلہ حرقہ کا ایک شخص حضرت عثمانؓ کے پاس آکر میرے وظیفے کا مطالبہ کرنے لگا. اس وقت مالک بن اوس بھی وہاں موجود تھے. انہوں نے کہا کہ یہ تو میرا آزاد کردہ ہے۔ اس طرح دونوں میں جھگڑا ہو گیا. لیکن حضرت عثمان نے اس مقدمے کا فیصلہ قبیلہ حرقہ کے شخص کے حق میں کیا (۲۹)

ج۔ ولاء کی منتقلی:.

ا۔ ہبہ کے ذریعے ولاء کی منتقلی:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولاء ہبہ کرنے کی صورت میں انتقال ولاء کا فیصلہ دیا تھا۔ ابو بکر بن حزم کی روایت ہے کہ قبیلہ محارب کی ایک عورت نے اپنے غلام کی ولاء اپنی بیٹی کو ہبہ کر دی اور اسے آزاد کر دیا۔ آزاد شدہ غلام نے اپنے آپ کو اس ولاء سے آزاد کر کے اپنی ذات کو عبدالرحمٰن بن عمرو بن حزم کے لئے ہبہ کر دیا. عورت کا انتقال ہو گیا۔ یہ جھگڑا حضرت عثمانؓ کے پاس لایا گیا. حضرت عثمانؓ نے آزاد شدہ غلام سے اس کے دعویٰ کے لئے ثبوت طلب کیا۔ اس نے ثبوت پیش کر دیا. اس پر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ "جاؤ جس کے ساتھ چاہو موالات کر لو" (۳۰)

اس روایت کی تفسیر یہ ہے کہ عورت نے اپنے غلام کی ولاء اپنی بیٹی کو ہبہ کر دی تھی، لیکن بیٹی کے لئے اپنے باپ پر ولاء ثابت نہیں ہوئی۔ اس لئے ولاء باپ کی طرف لوٹ آئی اور اس نے یہ ولاء عبدالرحمٰن بن عمرو بن حزم کو ہبہ کر دی۔ واللہ اعلم

۲۔ ولاء سب سے زیادہ قریبی کے لئے ہوتی ہے:

ولاء وارثین کی طرف اسی طرح منتقل ہو جاتی ہے جس طرح ترکہ منتقل ہو جاتا ہے، عصبات میں سے جو میت کے زیادہ قریب ہو گا وہ دور کے رشتہ دار کو مجوب یعنی محروم

Marfat.com

کر دے گا۔ اگر ایک شخص کی وفات ہو جائے اور اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک مولی یعنی آزادہ کردہ غلام چھوڑ جائے۔ پھر ایک بیٹے کی وفات ہو جائے اور اس کے پیچھے ایک بیٹا رہ جائے۔ اس کے بعد آزاد کردہ غلام بھی مر جائے تو اس کی ولاء اسے آزادی دینے والے آقا کے بیٹے کو ملے گی، نہ کہ اس کے پوتے کو، اس لئے کہ ولاء اسے ملتی ہے جو زیادہ قریبی ہوتا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: "ولاء زیادہ قریبی کے لئے ہوتی ہے" (۳۱) اگر بالاصورت میں آقا کے دونوں بیٹے آزاد شدہ غلام سے پہلے مر جائیں اور ایک بیٹا اپنے پیچھے ایک بیٹا اور دوسرا بیٹا اپنے پیچھے نو بیٹے چھوڑ جائے تو ولاء ان سب کے درمیان مساوی طور پر تقسیم ہو جائے گی، یعنی ہر ایک کو دسواں حصہ ملے گا (۳۲) عاص بن ہشام کا انتقال ہو گیا پیچھے تین بیٹے رہ گئے، دو ایک ماں سے تھے اور تیسرا عاص کی دوسری بیوی سے تھا۔ ان دو اخیافی بھائیوں میں سے ایک اپنے پیچھے بہت سے آزاد کردہ غلام اور اچھا خاصا مال چھوڑ کر مر گیا۔ اس کا سگا بھائی اس کے مال اور ولاء کا وارث بن گیا۔ پھر یہ بھی اپنے پیچھے ایک بیٹا اور علاتی بھائی چھوڑ کر مر گیا۔ بیٹے نے دعویٰ کیا کہ جو کچھ مال اور ولاء میرے باپ کے قبضے میں تھا اب اس پر میرا قبضہ ہو گا۔ دوسری طرف علاتی بھائی نے دعویٰ کیا کہ بات اس طرح نہیں ہے۔ تم اس کے چھوڑے ہوئے مال کے وارث تو ہو جاؤ گے لیکن ولاء کے وارث نہیں بنو گے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر آج میرا بھائی مر جاتا تو کیا میں اس کا وارث نہ ہوتا؟ دونوں اس جھگڑے کو حضرت عثمانؓ کے پاس لے گئے آپ نے مال کی ولاء کے متعلق بھائی کے حق میں فیصلہ سنا دیا (۳۳)

۳۔ عقد موالات کی بنا پر ولاء:

گذشتہ سطور میں ہبہ کی بنا پر ولاء کی منتقلی پر گفتگو کے سلسلے میں حضرت عثمانؓ کا یہ قول نقل کیا جا چکا ہے کہ "جاؤ اور جس کے ساتھ چاہو عقد موالات کر لو" (۳۴) جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ عقد موالات کی بنا پر ولاء کی مشروعیت کے قائل تھے۔ عقد موالات میں ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ "تو میرا ولی ہے، میری موت پر تو میرا وارث ہو گا اور اگر مجھ سے کوئی جرم سرزد ہو جائے گا تو تو اس کا ذمہ دار ہو گا"

Marfat.com

ولایہ (سرپرستی، کسی کا ولی بن جانا)

کسی بڑی عمر کے سمجھدار انسان کا کسی ناسمجھ چھوٹی عمر والے شخص کے ذاتی معاملات کو درست رکھنے اور انہیں چلانے کے لئے نگراں بن جانے کا نام ولایت ہے

عورت کے نکاح کے لئے ولی کی رضامندی کی شرط (دیکھئے مادہ: نکاح/۴)

مقتول کے خون کے ولی کا قصاص معاف کر دینا (دیکھئے مادہ: جنایہ/۳الف ۴)

ولد (بیٹا)

بیٹے کا فرض ہے کہ وہ حتی الوسع اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرتا رہے اور ان کا دل خوشیوں سے بھرتا رہے۔ حضرت عثمانؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ "اللہ کے رسول، مجھے بتائیں کہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں" ؟ آپ نے فرمایا: "اپنے والدین کے ساتھ" اس نے جواب دیا کہ میرے والدین زندہ نہیں ہیں تو آپ نے فرمایا: "پھر اپنے بیٹے کے ساتھ" (۳۵)

آزادی اور غلامی کے لحاظ سے بیٹا اپنی ماں کا تابع ہوتا ہے (ملاحظہ ہو مادہ: رق/۴)

عطیہ دینے میں اولاد کے درمیان مساوات قائم کرنا (ملاحظہ ہو مادہ: ہبہ/۲)

ولد کا نسب اس کے باپ سے ثابت ہوتا ہے (ملاحظہ ہو مادہ: نسب/۱)

جہاد پر جانے سے قبل والدین سے اجازت حاصل کرنا واجب ہے (ملاحظہ ہو مادہ: استئذان/۲د)

باپ کا اپنے بیٹے کو بطور ہبہ کچھ دینا (ملاحظہ ہو مادہ: ہبہ/۳ج)

باپ کا بیٹے کی طرف سے ہبہ وغیرہ کو اپنے قبضے میں لینا (ملاحظہ ہو مادہ: ہبہ/۳ب)

بیٹے کی بیوی کا باپ پر حرام ہونا (ملاحظہ ہو مادہ: نکاح/۳ب۲)

باپ کا اپنی اولاد کو ان کی ماں کا فدیہ ادا کر دینا جب کہ صورت یہ ہو کہ باپ کو ان کی ماں کے متعلق یہ دھوکا دیا گیا ہو کہ وہ آزاد عورت ہے، لیکن حقیقت میں وہ لونڈی ہو (مادہ: استحقاق/۲ب)

باپ کا اپنی ایسی اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا جس کے اخراجات کی ذمہ داری اس پر ہو (دیکھئے مادہ: زکاۃ الفطر/۲)

بیع وغیرہ میں غلام بیٹے کو اس کے والدین سے علیحدہ نہ کرنا (ملاحظہ ہو مادہ: رق/۷د)

Marfat.com

___ بیٹے کا سرکاری وظیفہ (ملاحظہ ہو مادہ: عطاء/۳)

ولی (ولی)

بیٹی کے نکاح میں ولی کی رضامندی اور اس کی شمولیت کی شرط (ملاحظہ ہو مادہ: نکاح ۲)

ولیمہ (ولیمہ)

روزے دار کا دعوت ولیمہ قبول کر لینا (ملاحظہ ہو مادہ: دعوۃ)

Marfat.com

فٹ نوٹ حرف الواؤ
- و -

(۱) المغنی ص۶، ص ۱۴۴

(۲) الاموال ص ۲۶۰، ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۳۰۰

(۳) البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۱۸۴

(۴) کنزالعمال جلد ۹ ص ۴۷۰، ابن ابی شیبہ جلد اول ص ۷

(۵) ابن ابی شیبہ جلد اول ص ۱۰

(۶) ابن ابی شیبہ جلد اول ص ۳۱

(۷) صحیح بخاری کتاب الوضوء باب المضمضۃ فی الوضوء، صحیح مسلم، ابو داؤد کتاب الطہارۃ باب صفہ الوضو، سنن نسائی کتاب الطہارۃ باب المضمضہ والاستنشاق، عبدالرزاق جلد ۱ ص ۴۰، تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۲۴، المغنی جلد اول ص ۲۰ اور ۴۰، کنزالعمال جلد ۹ ص ۴۳۷، شرح معانی الآثار جلد ۱ ص ۲۱ مطبوعہ مصطفائی ہند

(۸) ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۴، عبدالرزاق جلد ۱ ص ۴۱، کنزالعمال جلد ۹، ص ۴۳۷، المحلی جلد ۲ ص ۳۴

(۹) کنزالعمال جلد ۹، ص ۴۳۷

(۱۰) المغنی جلد ۱، ص ۱۲۵

(۱۱) المغنی جلد ۱، ص ۱۲۵

(۱۲) ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۳ ب اور ۴ ب

(۱۳) عبدالرزاق جلد ۱ ص ۱۳، ۴۱

(۱۴) المجموع جلد ۱ ص ۴۸۲

(۱۵) ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۵ ب، عبدالرزاق جلد ۱ ص ۱۵۸

(۱۶) صحیح مسلم کتاب الحیض، باب الدلیل علی ان نوم الجالس.....، ترمذی، ابو داؤد کتاب الطہارۃ باب الوضوء من النوم)

(۱۷) صحیح بخاری باب الوضوء من المخرجین، صحیح مسلم کتاب الحیض باب انما الماء من الماء، ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۵، کشف الغمہ جلد ۱ ص ۵۲

(۱۸) عبدالرزاق جلد ۱ ص ۱۶۶، معرفۃ السنن والآثار للبیہقی جلد ۱ ص ۳۹۶، الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار ص ۲۹، المجموع جلد ۲ ص ۶۱، المغنی جلد ۱ ص ۱۹۱

Marfat.com

(۱۹) الموطاء جلد ۱ ص ۲۲. ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۸ ب

(۲۰) طبقات ابن سعد جلد ۳ ص ۵۸

(۲۱) کشف الغمہ جلد ۱ ص ۴۹

(۲۲) ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۲۵. المغنی جلد ۱ ص ۱۴۲. المجموع جلد ۱ ص ۴۹۸. کنز العمال جلد ۹ ص ۴۷۰

(۲۳) المغنی جلد ۴ ص ۷۹. جلد ۵ ص ۵۴۵. ۵۵۰. سنن بیہقی جلد ۶ ص ۱۲۱

(۲۴) المحلی جلد ۹ ص ۱۸۰. کنز العمال جلد ۱۶ ص ۲۳۴

(۲۵) المغنی جلد ۵ ص ۸۲

(۲۶) المغنی جلد ۶ ص ۳۵۷

(۲۷) ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۱۸۸ ب. المغنی جلد ۶ ص ۳۵۹

(۲۸) عبدالرزاق جلد ۹ ص ۴۱. المغنی ج ۶ ص ۳۶۰. الموطاء جلد ۲ ص ۸۲۔ سنن بیہقی جلد ۱۰ ص ۳۰۶ ۔ ۳۰ کنز العمال ج ۱۰ ص ۳۳۵. ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۱۸۹ ب

(۲۹) سنن الدارمی جلد ۲ ص ۴۰۱

(۳۰) ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۱۹۰

(۳۱) سنن بیہقی جلد ۱۰ ص ۳۰۳. کنز العمال جلد ۱۰ ص ۳۳۵

(۳۲) المغنی جلد ۶ ص ۳۷۶. ۳۷۷

(۳۳) الموطاء جلد ۲ ص ۸۲۴۔ سنن بیہقی جلد ۱۰ ص ۳۰۳

(۳۴) ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۱۹۰

(۳۵) کنز العمال جلد ۱۶ ص ۵۷۴

Marfat.com

Marfat.com

حرف الیاء

ی

یتیم (یتیم)

یتیم اس بچے کو کہتے ہیں جس کا باپ فوت ہو جائے اور وہ ابھی بالغ نہ ہوا ہو۔

یتیم کی سرپرستی (دیکھئے مادہ : وصایہ)

غنیمت کے اموال میں یتیموں کے حصے (ملاحظہ ہو مادہ : غنیمہ ۳ الف)

ید (ہاتھ)

ہاتھ کو نقصان پہنچانے والا جرم (ملاحظہ ہو مادہ : جنایہ ۳ ج ۱)

یمین (قسم)

۱ اللہ کے نام پر یا اس کے کسی اسم یا صفت پر کسی کام کے متعلق قسم اٹھانے کو یمین کہتے ہیں

۲ قاضی کے سامنے قسم اٹھانا (ملاحظہ ہو مادہ : قضاء ۲۰۳)

۳ قسم میں تغلیظ (ملاحظہ ہو مادہ : قضاء ۲۰۳) اور (مادہ : رضاع)

قسامت سے متعلق قسمیں اٹھانا (دیکھئے مادہ : قسامہ)

یہودی سے ساتھ تم متقابل نہ کرنے کی قسم اٹھانا (ملاحظہ ہو مادہ : یہود ۲ الف)

۴ قسم کا کفارہ :

اللہ تعالیٰ نے قسم سے متعلق ان الفاظ میں فرمایا (لا یؤاخذکم اللہ

بالغو فی أیمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الأیمان

فکفارته إطعام عشرة مساکین من أوسط ما تطعمون

أهلیکم أو کسوتهم أو تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام

ثلثة أیام ذلک کفرة أیمانکم إذا حلفتم واحفظوا

أیمانکم

پر اللہ نے نہیں پکڑا تمہیں تمہاری قسموں پر ان کے ساتھ جو تم نے پختہ کیں قسموں کو پس کفارہ اس کا کھانا ہے دس محتاجوں کو اوسط درجہ کا جو تم کھلاتے ہو اپنے گھر والوں کو یا کپڑا دینا ان کو یا آزاد کرنا ایک غلام کا اور جو اس کی طاقت نہ رکھے تو روزے رکھنا تین دن کے یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسم کھا لو اور اپنی قسموں کی

Marfat.com

یوم عرفہ (یوم عرفات)

نویں ذی الحجہ کو یوم عرفہ کہتے ہیں

اس دن وقوف عرفات (ملاحظہ ہو مادہ: حج/۷)

عرفہ کے دن کا روزہ (ملاحظہ ہو مادہ: صیام/۷)

یوم الشک (شک کا دن)

انتیسویں شعبان کا اگلا دن یوم الشک کہلاتا ہے جب رمضان کا چاند نظر نہ آئے

یوم الشک کا روزہ (ملاحظہ ہو مادہ: صیام/۲)

☆

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Marfat.com

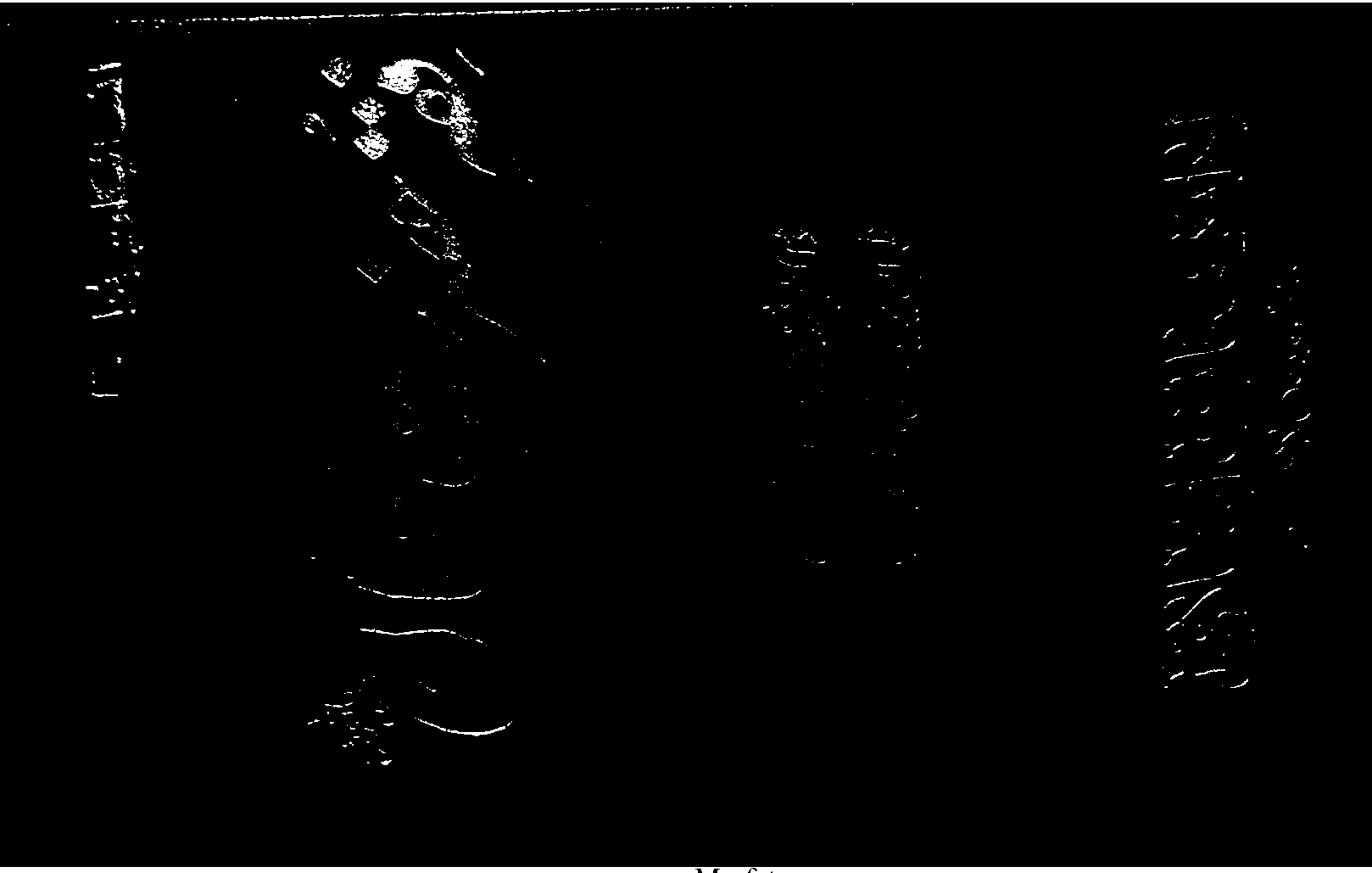

Marfat.com